

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گلدستہ احادیث

(حصہ اول)

پسند فرمودہ:

شیخ الفیض الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زوی خان صاحب کراچی

ترتیب و تالیف:

مولانا غلام غوث آربانوی دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ تعالیٰ اس شخص کو تازہ (خوش) رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سنی
اور جس طرح سنی تھی اس کو پہنچا دیا (حدیث)

گلدستہ احادیث

(حصہ اول)

پسند فرمودہ:

شیخ الشیخ والحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب کراچی

(ترتیب و تالیف)

مولانا غلام غوث آربانوی دیوبندی

ناشر: یونائیٹڈ پرنٹرز، زونکی رام روڈ کوسٹ

نام کتاب: گلدستہ احادیث
 مؤلف: مولانا غلام غوث آربانوی دیوبندی
 اشاعت:
 بار اول: ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ ۲۰۰۲ء
 بار دوم: رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء

ملنے کا پتہ:

عطاء اللہ دیوبندی معلم جامعہ مطلع العلوم کونہ
 مولوی مہر اللہ مدیر مدرسہ دارالعلوم شمسیہ اوستہ محمد بلوچستان
 مفتی جمال الدین صاحب
 مدرسہ عربیہ منظر العلوم چاغی اسٹریٹ سریاب روڈ کونہ

فہرست

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۲	انتساب	۱
۳	رائے گرامی	۲
۴	رائے گرامی	۳
۵	رائے گرامی	۴
۸	اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے	۵
۱۱	اسلام کے اہم ارکان	۶
۱۲	مال کا زکوٰۃ ادا کرنا	۷
۱۳	رمضان المبارک کی فضیلت	۸
۱۵	فضیلت حج	۹
۱۵	روضہ مبارک کی زیارت کی فضیلت	۱۰
۱۶	توحید باری تعالیٰ کی اہمیت	۱۱
۱۷	خدا سے مانگو	۱۲
۱۷	توحید زریعہ نجات ہے	۱۳
۱۸	شرک ذریعہ عذاب ہے	۱۴
۱۹	جنت کی بشارت	۱۵
۲۰	موحد شفاعت کا مستحق ہے	۱۶

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۲۱	فضائل جہاد	۱۷
۲۵	مرد مجاہد صلاح الدین ایوبی کا قول	۱۸
۲۵	جہاد نہ کرنے پر وعید	۱۹
۲۶	آنحضرت ﷺ کا جہاد	۲۰
۲۷	بدعتی کا عمل قبول نہیں	۲۱
۲۸	بدعتی پر توبہ کا دروازہ بند ہوتا	۲۲
۲۸	بدعتی دوزخیوں کے کہتے ہیں	۲۳
۲۹	بدعتی کی تعلیم منع ہے	۲۴
۲۹	بزرگوں کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں	۲۵
۳۰	عرس کی ممانعت	۲۶
۳۱	درود پڑھنے کا ثواب	۲۷
۳۳	بخیل کون ہے؟	۲۸
۳۳	کامل مسلمان کون ہے	۲۹
۳۴	علماء کی اتباع کریں	۳۰
۳۶	سفر سے واپسی پر دعوت کرنا	۳۱
۳۶	شہابی جنت میں داخل نہیں ہوگا	۳۲

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۳۷	مصیبتِ رحمتِ خداوندی ہے	۳۳
۳۷	کبوتر بازی ناجائز ہے	۳۴
۳۸	زمینِ غصب کرنے کا وبال	۳۵
۳۹	ذکر کی فضیلت	۳۶
۳۹	جنازہ میں دعا کا حکم	۳۷
۴۰	فقہائے احناف اور دعا بعد جنازہ	۳۸
۴۲	قبروں کو سجدہ گاہ بنانا حرام ہے	۳۹
۴۵	قبروں پر غورتوں کا جانا منع ہے	۴۰
۴۶	سخت ولی کا علاج	۴۱
۴۶	بے رحم شخصِ رحمت سے محروم	۴۲
۴۷	ماں باپ کا حق	۴۳
۴۹	بڑا بھائی باپ کے مانند ہے	۴۴
۴۹	آپ ﷺ کا پسندیدہ مشروب	۴۵
۵۰	پانی تین سانس میں پینا چاہئے	۴۶
۵۰	زحرم کا پانی کھڑے ہو کر پینا	۴۷
۵۱	اجتماعِ سنت کا ثواب	۴۸

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۵۲	تبلیغ کی اہمیت	۴۹
۵۳	دعا عبادت ہے	۵۰
۵۴	اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنا	۵۱
۵۵	سود کا گناہ	۵۲
۵۶	ہمسایہ کو ستانا	۵۳
۵۶	جانوروں کو لڑانا منع ہے	۵۴
۵۷	مرغ کو برا کہنا منع ہے	۵۵
۵۷	عورت کا سر منڈانا حرام ہے	۵۶
۵۹	موتغییں کتر دانے کا حکم	۵۷
۵۹	پگڑی باندھنا سنت ہے	۵۸
۶۰	شہد کی فضیلت	۵۹
۶۱	آپ قائد اور خاتم النبیین ہیں	۶۰
۶۲	صحابہ اور تابعین کی فضیلت	۶۱
۶۲	صحابہ کرام کو برا کہنے والا ملعون ہے	۶۲
۶۲	صدیق اکبرؓ صحابہ کے سردار ہیں	۶۳
۶۳	حضرت عمر فاروقؓ کی فضیلت	۶۴
۶۳	حضرت عثمانؓ آپ کے رفیق ہیں	۶۵

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۶۶	حضرت علیؓ علم کا دروازہ ہیں	۶۳
۶۷	اہل بیت کا دشمن آپ کا دشمن ہے	۶۳
۶۸	صف کی درستی کا حکم	۶۳
۶۹	امام سے پہلے کرنے کی ممانعت	۶۵
۷۰	قبولیت دعا کا وقت	۶۵
۷۱	مسجد بنانے کا ثواب	۶۶
۷۲	مسجد میں دور کعتیں پڑھنا	۶۷
۷۳	جماعت کی نماز کا ثواب	۶۷
۷۴	شرکِ گمناہ کبیرہ ہے	۶۸
۷۵	دنیا قید خانہ ہے	۶۹
۷۶	تصویر کی شرعی حیثیت	۷۰
۷۷	منافق کی نشانیاں	۷۱
۷۸	عصیت پر وعید	۷۳
۷۹	غصے سے بچنے کی تاکید	۷۳
۸۰	ظالم کی مدد کرنا جائز نہیں	۷۴
۸۱	کون سے لوگ شفاعت کریں گے	۷۵

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۷۶	حیاء ایمان کا حصہ ہے	۸۲
۶۷	روزانہ گفتگو کی ممانعت	۸۳
۷۷	جھوٹ بولنے کی نحوست	۸۴
۷۷	آپ کو مٹھی چیز پسند تھی	۸۵
۷۸	کھانا کھلانے کی فضیلت	۸۶
۷۸	مل کر کھانے میں برکت ہے	۸۷
۷۹	دنیا نبی کریم کی نگاہ میں	۸۸
۸۰	دو بہترین نعمتیں	۸۹
۸۱	مال آزمائش ہے	۹۰
۸۱	ضرورت سے زیادہ تعمیر پر وعید	۹۱
۸۲	قناعت کی فضیلت	۹۲
۸۲	خدا کے نزدیک پسندیدہ مسلمان	۹۳
۸۳	اعتبار خاتمہ کا ہے	۹۴
۷۳	قمار تہجد پڑھنے کی فضیلت	۹۵

﴿انتساب﴾

عالم اسلام کے عظیم علمی مرکز دارالعلوم دیوبند کے نام جس سے نکلنے والے
چشمہ علم و حکمت نے کرو ارض کو سیراب کیا۔

جس کی بدولت جہالت، دھرت، تزندقیت اور بدعت کی بدبودار ہوائیں
زیر خاک دفن ہو کر رہ گئیں۔

اللہ تعالیٰ اس توحید و سنت کے علمبردار اور طاغوتی طاقتوں کیلئے نکل نکوار مرکز
علمی کی اپنے فضل سے حفاظت فرمائے۔ آمین

خاک پائے علماء دیوبند

احقر غلام غوث آربانوی دیوبندی

رائے گرامی

قاٹع شرک و بدعت استاذ العلماء شیخ الحدیث
حضرت مولانا سید عبدالستار شاہ صاحب مدظلہ
مدیر جامعہ رحیمیہ سرکی روڈ کوئٹہ بلوچستان
اہل الحدیث طویلۃ اعمارہم
ووجوہہم بدعاء النبی منصرہ
وسمعت من بعض المشائخ انہم
ارواہم ابضاً بنسہ منکبترہ

مطلع کتاب و سنت ماحی شرک و بدعت حضرت علامہ غلام محسن اربانوی دیوبندی مدظلہ
کا قلم بے نیام اعلیٰ شرک و بدعت کے لئے سیف قاٹع رہا ہے۔ حضرت نے کتاب و سنت میں
تحریف کرنے والوں کیلئے ہر محاذ پر جہاد جاری رکھتے ہوئے مجتہدین کو دندان شکن جواب دیتا رہا
ہے۔ جہاں جہاں ابلیس کا رتاے اور شیطانی حربوں کی دیوار کھڑی کی گئی ہے۔ مولانا کے قلم و زبان
ایسے تمام لات و منات کو پاش پاش کیا ہوا ہے عرسوں کے نام پر جو جو بت تراشے گئے ہیں حضرت
نے انہیں "و من فاضلہ کل محزفی" ریزہ ریزہ کر کے باطل کی پجاریوں پر لرزہ دھاری کیا ہوا ہے
اے خدا رکہ تعالیٰ کی سنت ہمیشہ سے قائم ہے "لکل فرعون موسیٰ" ہر بت کیلئے بت شکن پیدا
کرنا اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کا جو پہ ثانی ہے۔

سرمد حضرت کا مختصر رسالہ گلدستہ احادیث زیر نظر ہے الحمد للہ محدثانہ فقہانہ انداز کے
ساتھ دلکش ہجریہ پر مختلف مضامین سے چیدہ چیدہ احادیث مبارکہ کا انتساب کیا ہوا ہے روزمرہ پیش
آئندہ مسائل پر اختصار و جامعیت کے ساتھ دلائل میر حاصل بحث کی گئی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو ایک متقی
موسد عالم دین کا کام ہے کہ مزاج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق احادیث مبارکہ کی تشریح
کرے اہل توحید و طاعت کے مزاج شناس ہوتے ہیں شرک و بدعت میں ات پت نامہا مجتہدین
اس مبارک منزلی و جاہ سے دور اور محروم رہے ہیں۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ کو صوفی کو حزیہ ایسی سنہری
خدمات انجام دینے کی توفیق ہو۔

سید عبدالستار شاہ کوئٹہ

رائے گرامی

مجاہد ملت شیخ انیسر والہ دہشت فقیہ العصر

حضرت مولانا مفتی نوز ولی خان صاحب دامت برکاتہم

مدیر جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی

... الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علیہ وسلم علی رسولہ الکریم و نبیہ الامین و علی الہ
 واصحابہ اجمعین اما بعد الاحترام و کرم حضرت مولانا غلام غوث صاحب اربانوی دہلی ہندی
 دامت برکاتہم کی تازی تصنیف مگدستہ احادیث حصہ اول نظر سے گزری ماشاء اللہ علوم و
 حقائق کے دریا کو حضرت نے کوزہ میں بند فرمایا ہے ”این چنین می روی کہ زیبا می
 روش“ بہترین عطاء بن علمی موضوعات تحقیقی و تدقیق سے سرشار اولاد و براہین بحر بیکراں کی
 طرح موجزن ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ حضرت کے جہد سلیم اور سعی فیخ کو اپنی بارگاہ میں
 شرف قبولیت نصیب فرمائے۔ اور امت کو ایسے گراں قدر وراثت الانبیاء اور ان کی بیٹیں
 بہا علمی تصنیفات سے استفادہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے کتاب اس اعتبار سے
 امتیازی ہے کہ اس میں عقیدہ توحید کی باقاعدہ وضاحت اور شرک کی نفی ہے۔ سنت نبویہ
 کے موطن منورہ کی نشاندہی اور بدعات و محدثات کا رد بر ملا ہے۔ حقیقتاً یہی وہ منہاج
 ہے جو علماء اہل سنت اور متبعین کے درمیان امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت اقدس
 امام العصر مولانا سید محمد انور شاہ صاحب نے امام غزالی سے نقل کیا ہے کہ بدعتی کا خاتمہ

کفر پر ہوتا ہے۔ اور عند الموت اس کا ایمان سلب ہو جاتا ہے۔

ومن ههنا علم ان ما ذكره القرآني من سلب الايمان عن بعض اهل
البدع عند الاحتضار صواب والعياذ بالله وذلك لان المبتدع اذا راى
امارات العذاب يكسره نفاء الرب جل مجده، فيكفره الله ايضاً لفاءه
، فيسلب ايمانه، ولانه اذا امضى حياته في البدع، وظهرت له حقائقها
عند موته فيجدها معاصي، يحدث له التردد في سائر الدين، لعله يكون
كذلك، فيسلب ايمانه، اعادتنا الله منه، وامانتنا على الملة
البيضاء الحيفة، فيضن الباري شرح البخاري (ج ۲ ص ۳۳۳ ج ۳ ص ۳۳۳)
حق تعالیٰ شانہ عمر بھر احقاق حق اور باطل بال کی توفیق فرمائے۔

خون دل دگر کھادیں گے رخ برگ گلاب

ہر رنگش، کس خط خط کی قسم کھائی ہے

خادمکم الفقیر

محمد زروئی خان عفا اللہ عنہ

رائے گرامی

مجاہد ملت جرنل جمعیت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب سومر ولاڑکانہ

ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ

حامد اومصلیٰ و بعد: حضرت مولانا غلام غوث آربانوی دیوبندی

وامت برکاتہم العالیہ۔ ایک مجاہد عالم دین بہترین مدرس اور لا جواب خطیب ہیں۔ وہ لوگوں کو شرک و بدعت سے بچانے کیلئے ان کے عقائد کی اصلاح کیلئے قرآن و سنت کی پاکیزہ تعلیمات کو عام کرنے کیلئے اکابر علماء دیوبند کے خلاف اہل بدعت والخرافات کی جانب سے کیئے جانے والے سبے بنیاد پر ویسٹنڈہ کا جواب دینے کیلئے عرصہ سے قلمی جہاد میں مصروف ہیں۔ انہوں نے اس حوالہ سے کافی علمی۔ اصلاحی اور معلوماتی کتابچے تحریر فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک ”گلدستہ احادیث“ ہے جو کہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ الحمد للہ مولانا کی تحریر دلچسپ اور علمی ہوتی ہے۔ جس سے لوگوں کی اصلاح کا سامان ہوتا ہے۔

میں بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محترم مولانا کے

اس جہاد کو منظور و مقبول فرمائے۔ مولانا کے رسائل کو امت کی ہدایت کا ذریعہ بناوے۔ آمین

مجھے یقین ہے کہ جو شخص بھی ضد و عناد کو چھوڑ کر مولانا کی تحریروں کا مطالعہ کرے گا۔ انشاء اللہ لازماً مستفید ہوگا۔ اللہ کرے کہ لوگ شرک و بدعت کو چھوڑ کر توحید و سنت کے پر دانے بن جائیں۔ نیز ضرورت اس بات کی ہے کہ مولانا صاحب کی تحریروں کو مختلف زبانوں مثلاً سندھی، بلوچی، پشتو وغیرہ میں ترجمہ کر کے عوام الناس تک زیادہ سے زیادہ مقدار میں پہنچایا جائے۔ تاکہ مختلف زبانیں بولنے والے حضرات بھی مولانا کی کتابوں سے استفادہ کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی حفاظت فرماویں۔ اور اس کی زندگی علم عمل میں برکت نازل فرماوے۔ آمین یا رب العالمین۔

راقم الحروف احقر العباد

ڈاکٹر خالد محمود

ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام سندھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ
النبیین محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد: فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَا اَنَاكُمْ الرُّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْهُ۔

فروغمان توحید و سنت کی ایمان کی ترویج کی کیلئے مختلف مضامین پر مشتمل

احادیث کا ایک حسین مجموعہ بنام ”گلدستہ احادیث“ جو درحقیقت روحانی پھول
ہیں۔ جن کو سجا کر پیش کیا جاتا ہے۔ قوی امید ہے کہ توحید و سنت کے باغ کے مالی ان
پھولوں کی مہک سے ایمان و عمل میں تراوت اور تازگی محسوس کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں
گلشن محمدی ﷺ کے حسین پھولوں کی آبیاری خون سے کرنے کا جذبہ دے۔

آمین یا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ

﴿اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے﴾

(حدیث ۱)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا
لِأَمْرٍ مِثْلُ مَا نَوَيْتَ لَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ
إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهَاجَرْتَهُ إِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى
دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوْنَهَا
فَهَاجَرْتَهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

(بخاری مسلم)

ترجمہ:- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:-

کہ تمام اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ لہذا
جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کیلئے
ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی
کیلئے ہوگی۔ اور جس نے دنیا حاصل کرنے
کیلئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کیلئے
ہجرت کی تو اس کی ہجرت اس چیز کیلئے ہوگی۔
جس کا اس نے ارادہ کیا ہے۔

ترجمہ:- یہ حدیث بڑی فضیلت والی اور اہمیت کا حامل ہے۔ چنانچہ حضرت
ابوسعیدہ فرماتے ہیں کہ ذخیرہ احادیث میں یہ حدیث جامع اور مفید تر ہے۔ بعض
حضرت نے کہا نیز ایک قول امام شافعی کی بھی ہے کہ یہ حدیث نصف علم ہے۔ کیونکہ
عمل کی دو قسمیں ہیں (۱) ظاہری:- جن کا تعلق جسم کیساتھ ہوتا ہے (۲) باطنی:- جن
کا تعلق دل کیساتھ ہوتا ہے۔ تو اس حدیث میں دوسری قسم کے اعمال میں سے اہم عمل
یعنی نیت کا ذکر ہے اس لئے یہ نصف علم ہے۔ علامہ سیوطی سے منقول ہے کہ امام شافعی،
عبد الرحمن بن مہدی، علی بن مدینی، ابو داؤد، دارقطنی کے نزدیک یہ حدیث ثلث علم یا
ثلث اسلام ہے اس کی ایک وجہ علامہ سیوطی نے ذکر کی ہے کہ کسب عہد کی تین قسمیں

ہیں (۱) بعض وہ جن کا تعلق دل سے ہے (۲) وہ اعمال جن کا تعلق زبان سے ہے
(۳) وہ اعمال جن کا تعلق جوارح و اعضاء سے ہے۔ اس حدیث میں دل سے تعلق
رکھے والے اعمال کی اصلاح کا ذکر ہے۔ تو اس لحاظ سے ٹکٹ علم ہے۔

دوسری وجہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے ذکر کی ہے کہ تمام احکام کے مرجع تین
چیزیں ہیں (۱) الاحلال بین و الحرام بین (۲) من عمل بعملہ لیس منافہو
رد (۳) انما العمال بالنیات۔ تو اس لحاظ سے یہ ٹکٹ اسلام ہے۔

اور بعض کے نزدیک یہ حدیث ربیع اسلام ہے۔ کیونکہ اسلام کا خلاصہ چار
چیزیں ہیں (۱) شبہات سے بچو (۲) زہد اختیار کرو (۳) غیر مقصودی چیزوں کو چھوڑ
دو (۴) نیت کو درست کرو۔ تو ان میں سے ایک کو اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ علامہ ابن
سلیمان خطابیؒ فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے مشائخ معتقدین ہر دینی کام کو اس حدیث سے
شروع کرتا تھے اور اچھا سمجھتے تھے۔ نیز عبدالرحمن مہدیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی
کوئی کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ کرے تو ابتداء اس حدیث سے کرنی چاہئے۔

خلاصہ:- حدیث میں تین چیزیں ہیں (۱) عمل (۲) شرع (۳) اخلاص
فمن کانت ہجرہ فی عمل کی طرف اشارہ ہے اور فی اللہ و رسولہ میں اخلاص
کی طرف اشارہ ہے اور فہجرہ فی شرع اور نتیجہ کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح
آنے والے جملہ کے اندر بھی ان تینوں چیزوں کا بیان ہے۔

مسائل مستبطہ:- اس حدیث سے مندرجہ ذیل چیزیں مستبطہ ہوئی
ہیں۔ (۱) شرع اعمال نیت پر موقوف ہے: ان خبراً فخبیر: وان شرأ فشر یعنی

جیسی نیت دیا پھل البتہ مباح اعمال میں اگر نیت بری ہے تو سبب عقاب ہے اور اگر نیت بالکل نہیں تو لا عقاب ولا ثواب اور اگر نیت طاعت کی ہے تو طاعت بن جائیگا مثلاً حضرت ہاجرہ کا دوڑنا طبعی امر تھا لیکن رضا الہی شامل حال تھی تو شعائر اللہ میں سے بن گیا۔ اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجاہد کے گھوڑے کے پیشاب کا بھی ثواب ملے گا۔ (۲) حصول علم میں نیت درست ہونی چاہئے۔ (۳) طلب علم کے لئے کبھی وطن چھوڑنا پڑے گا۔ (۴) کسی کی نیت پر حملہ نہیں کرنا چاہئے جو کہ لاموسء مانوی سے معلوم ہوتا ہے۔ (۵) ایک عمل میں متعدد نیات سے ثواب بڑھ جائے گا جو کہ مساکین کے عموم سے معلوم ہوتا ہے مثلاً مسجد میں بیٹھنا ایک عمل ہے پھر اس کے ساتھ اعتکاف کی نیت کرتا ہے اور دوسرا انتظار جماعت کی اور تیسرا علمی افتادہ و استفادہ کی اور علماء صالحین سے ملاقات کی۔ اب اگرچہ کام ایک ہے (مسجد میں بیٹھنا) لیکن نیت مختلف عبادات کی ہے تو ثواب بڑھ جائے گا۔ مگر یہ یاد رہے کہ معاصی کے اندر نیت مؤثر نہیں ہوتی کہ نیت کی وجہ سے معصیہ طاعت بن جائے۔ بلکہ گناہ کر کے ارادہ نیکی کا کرنا یہ مستقل گناہ ہے جیسا کہ چوری کرے خیرات کر نیکی نیت سے یا مال حرام سے مسجد بنائے یا کسی کو خوش کرنے کیلئے غیبت کرے تو اس صورت میں معصیہ معصیہ رہے گی نیت کی خوبی کی وجہ سے طاعت نہیں بنے گی۔ (۶) حصول علم کیلئے ہجرت حقیقی یعنی ترک معاصی کرنا ہوگا۔ (۷) دین کے راستہ میں دنیا کمانا برا ہے۔

نوٹ :- اس حدیث کے بہت سارے علمی مباحث کو نہیں چھیڑا گیا ہے۔

اسلام کے اہم ارکان

(حدیث ۲)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٍ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ
وَالْحَجَّ وَصَوْمَ رَمَضَانَ.
(بخاری مسلم)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
ارشاد ہے۔

کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے سب سے
پہلے اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور
رسول ہیں۔ اس کے بعد نماز قائم کرنا، زکوٰۃ
ادانہ کرنا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

جائزہ سیریح ہے اسلام کے یہ پانچوں ارکان نہایت ہی اہم ہیں حتیٰ کہ اسلام کی بنیاد انہی
کو قرار دیا گیا ہے۔ مگر ایمان کے بعد سب سے اہم چیز نماز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت
میں سب سے پہلے نمازی کا حساب ہوگا۔ (حقوق اللہ میں سے) نماز کے بارے میں
اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ نماز کے
بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ نماز افضل جہاد ہے، نماز اسلام کی علامت ہے،
نماز دین کا ستون ہے، نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے، نماز جنت کی کنجی ہے۔ جو شخص
پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا ہے شیطان اس سے ڈرتا ہے جو شخص صبح کو نماز کیلئے جاتا
ہے اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے۔ اور جو شخص صبح کو (حلاوت اور وظیفہ وغیرہ
کیئے بغیر) بازار کو جاتا ہے اس کے ہاتھ میں شیطان کا جھنڈا ہوتا ہے۔ نماز کو اول وقت

میں پڑھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ نماز اللہ کی بڑی رحمت ہے اس لئے ہر مصیبت اور پریشانی کے وقت نماز کی طرف متوجہ ہونا گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی سخت امر پیش آتا تھا تو آپ ﷺ نورانماز کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پیغمبر علیہ السلام کے طریقہ پر چلنے کی توفیق دے۔

﴿مال کا زکوٰۃ ادا کرنا﴾

<p>ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو جو تم پر واجب تھا وہ تم نے ادا کر دیا۔</p>	<p>(حدیث ۳)</p> <p>عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَدَبْتَ زَكَاةً مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ.</p> <p>(ترمذی)</p>
--	---

﴿تشریح﴾ نماز کے بعد اسلام کا تیسرا اہم رکن زکوٰۃ ہے۔ قرآن مجید میں تقریباً بیس (۳۲) آیات میں زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز اور زکوٰۃ کو اسلام میں کتنی اہمیت ہے۔ ان دونوں میں صرف اتنا فرق ہے کہ نماز عبادت بدنی اور زکوٰۃ عبادت مالی۔ یہ خصوصیت صرف اور صرف مذہب اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے قوم کے غریب اور مسکین، فقر کی خصوصی خیال داری کرتے ہوئے ہر مالدار صاحب نصاب مسلم کو حکم فرمایا کہ جب ان کے مال پر پورا ایک سال گزر جائے تو اس میں سے چالیسواں حصہ نکال کر راہ خدا میں ان مستحقین، فقراء،

مساکین کو دیا جائے زکوٰۃ مال اور مالدار کی پاکی کا سبب ہے نیز جس مال کا زکوٰۃ دیدی جاتی ہے وہ مال بڑھتا ہے اور خیر و برکت کیساتھ انسان کو سکون قلب بھی حاصل ہوتا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب ”حجتہ اللہ البالغہ“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کا حکم شریعت میں اس لئے دیا گیا ہے کہ اس سے بخل کی کیفیت عادت جاتی رہے اور حاجت مندوں کی حاجت برآری ہوتی رہے غرضیکہ زکوٰۃ ایک اہم عبادت ہے۔ جس کی ذہنی اور دنیاوی بے شمار فائدے ہیں۔

فائدہ:- مندرجہ ذیل رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے (۱) بھائی

(۲) بھینجا (۳) بھانجا (۴) چچا (۵) ماموں (۶) سوتیلے باپ (۷) سوتیلے دادا (۸) داماد (۹) خسر (۱۰) بہن (۱۱) بھینچی (۱۲) پھوپھا (۱۳) بھانجی (۱۴) چچی (۱۵) پھوپھی (۱۶) سوتیلی ماں (۱۷) مہمانی (۱۸) ساس (۱۹) سوتیلی دادی۔

جن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں وہ یہ ہیں (۱) باپ (۲) دادا (۳) ماں (۴) دادی (۵) نانی (۶) نانا (۷) پر نانی (۸) پردادا (۹) پردادی (۱۰) پر نانا وغیرہ اسی طرح (۱) بیٹا (۲) بیٹی (۳) پوتا (۴) پوتی (۵) نواسا (۶) نواسی اور ان کی اولاد کو بھی اور اسی طرح شوہر اور بیوی بھی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے ہیں۔

﴿رمضان المبارک کی فضیلت﴾

(حلیث ۴)

فَسَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَارْحَنَسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَما تَأَخَّرَ. وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَارْحَنَسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَما تَأَخَّرَ. لَيْلَةُ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَارْحَنَسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(بخاری مسلم)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

جس نے رمضان میں روزے رکھے ایمان کیساتھ اور نوب کیلئے۔ تو اس کے پچھلے تمام گناہ (مضیرہ) معاف کر دیئے گئے نیز جو شخص ایمان کیساتھ اور نوب کیلئے رمضان میں کمزور ہوا تو اس کے پچھلے تمام گناہ (مضیرہ) معاف کر دیئے گئے۔ اور اسی طرح جو شخص شب قدر میں ایمان کیساتھ اور نوب کیلئے (ریاہ نہیں) تو اس کے پچھلے تمام گناہ (مضیرہ) معاف کر دیئے گئے۔

﴿تفسیر﴾: ہر روزہ بھی اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ احادیث کے اندر روزے کے بہت فضائل وارد ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام دریاں دکھا گیا۔ اور اس دروازے سے صرف روزے دار ہی داخل ہو سکتے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن دونوں بندہ کیلئے شفاعت کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے رمضان وہ مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ بخشش و مغفرت ہے اور آخری حصہ دوزخ کی آگ سے رہائی اور نجات ہے۔

﴿فضیلت حج﴾

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔
ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے ان (صغیرہ) گناہوں کیلئے جو ان دونوں عمروں کے درمیان ہوں۔ اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے علاوہ کچھ نہیں۔

(حدیث ۵)
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا
بَيْنَهُمَا. وَالْحَجَّ الْمُبَرُورَ لَيْسَ لَهُ
جَزَاءُ إِلَّا الْجَنَّةُ. (بخاری سلم)

بہ نشریح: ارکان اسلام میں سے حج بھی ایک اہم رکن ہے۔ زندگی بھر ایک مرتبہ حج فرض ہے جبکہ وہ تمام شرائط پائے جائیں جن سے حج فرض ہوتا ہے۔ شرائط پائے جانے کے باوجود اگر حج میں سستی اور کاہلی سے کام لے رہا ہے تو وہ عند الشروع مجرم ہے لیکن یہ یاد رہے کہ حرام اور ناجائز مال سے حج کرنا درست نہیں یعنی ناجائز ہے۔

﴿روضۃ مبارک کی زیارت کی فضیلت﴾

ترجمہ:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں) کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور پھر میرے وصال کے بعد میری قبر (مبارک) کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(حدیث ۶)
عَنْ أَبِي عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)
مَرْفُوعًا مَنْ حَجَّ فَوَازَ فَبَزِيَ
بَعْدَ مَوْتِي كَأَن كَانَ زَارًا لِي فِي
حَيَاتِي.

(مشکوٰۃ)

بہ نشریح: ایک اور جگہ ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص میری قبر کی زیارت کرتا ہے اس

کیلئے میری شفاعت واجب ہوتی ہے نیز ارشاد فرمایا جس شخص نے حج بیت اللہ کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر زیادتی کی۔ جمہور علماء دیوبند کا مسلک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔

﴿توحید باری تعالیٰ کی اہمیت﴾

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

جس شخص نے اس اعتقاد پر وقفات پائی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ جنتی ہے۔

(حدیث ۷)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

(بخاری مسلم)

﴿تشریح﴾ عقیدہ توحید پر سوت جنت کی ضمانت ہے یعنی زندگی مجردہ اس عقیدہ پر بنت رہا کہ کائنات میں معبود، معبود، حاجت روا اور مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہے۔ تمام کائنات بشمول انبیاء، اولیاء، غوث و قطب اسی کے محتاج ہیں۔ ان میں حاجت روائی اور مشکل کشائی کی طاقت نہیں بلکہ تمام کے تمام اللہ تعالیٰ کے سامنے بے بس اور عاجز ہیں۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص یقیناً جنتی ہے خواہ دخول جنت اولی ہو یا ثانوی۔

﴿خدا ہی سے مانگو﴾

ترجمہ:- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اگر تجھ کو کچھ مانگنا ہو تو اللہ سے مانگ۔ اور
اگر مدد مانگنا ہو تو بھی اللہ ہی سے مانگ۔

(حدیث ۸)
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا مَنَعْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا
اسْتَعْنَتْ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ. (ترمذی)

﴿نشر و صبح﴾ خدا سے سب کچھ مانگنا چاہئے اس لئے وہ مانگنے سے خوش ہوتے
ہیں۔ اور نہ مانگنے والوں سے ناراض ہوتے ہیں۔ اسی طرح مدد اور مشکل کشائی کیلئے
بھی صرف اور صرف اسی ذات و وحدہ لا شریک نہ کو پکارنا چاہئے۔ مصیبت اور
پریشانیوں میں بزرگوں اور پیروں کی گنبد اور حراڑوں پر مارے مارے پھرتا دانی ہے۔
ہر پریشانی اور مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا ایمان کی علامت ہے۔
استعانت اور مدد کے لائق صرف خالق کائنات خدا کی ذات ہے۔ البتہ دنیوی اسباب
کے تحت ایک دوسرے سے مدد لینے اور مانگنے کی شرعاً اجازت ہے۔

﴿توحید ذریعہ نجات ہے﴾

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
ارشاد ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر یہ ہے
کہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو بھی اس
کا شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ
تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو کسی کو اس کا شریک نہ
ٹھہرائے وہ اس کو عذاب نہ دے۔

(حدیث ۹)
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ
وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ كُتَابًا وَحَقِّي الْعِبَادِ
عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ
لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

(بخاری سنن)

ترجمہ: تفسیر صحیح بخاری حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید ذریعہ نجات اخروی ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو عذاب (دائم) نہیں دے گا۔ اہل سنت والجماعت (دیوبند) کے نزدیک اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں کیونکہ ولا یسئل عما یفعل وہم یسئلون۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم کے اعتبار سے یہ چیزیں اپنے ذمہ لے لی ہیں کہ ان لا یعذب من لا یشرک بہ شیاً۔

شُرک ذریعہ عذاب ہے ﴿﴾

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ دو چیزیں (جنت اور دوزخ) کو واجب کرنے والی ہیں۔ ایک صحابی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (جنت اور دوزخ) کو واجب کرنے والی وہ دو چیزیں کونسی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہلی چیز تو یہ ہے کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا تھا تو وہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور جس کی وفات اس حال میں ہوئی کہ اس نے کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ کیا تھا وہ جنت میں جائے گا۔

(حدیث ۱۰)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَنَانٍ مَوْجِبَانِ قَالَ زُجْلٌ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ مَا الْمَوْجِبَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ مُشْرِكٌ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(مسلم)

ترجمہ: تفسیر صحیح بخاری سے معلوم ہوا کہ حالت شرک میں مرنے کی صورت میں ہمیشہ کیلئے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس لئے کہ شرک اللہ تعالیٰ کی ذات سے بغاوت کا نام ہے۔ دنیوی حکمرانوں کے اصول کے مطابق بھی باغی کو سخت سے سخت سزا دی جاتی ہے۔

شرک و بدعت سے پاک زندگی کا نام توحید ہے۔ اور توحید جنت کی ابدی زندگی کی ضمانت ہے اللہ تعالیٰ اپنی وحدانیت اور ربوبیت کا جذبہ ہمارے اندر رکھ دے۔

﴿جنت کی بشارت﴾

<p>ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے بشارت دی کہ تیری امت میں سے جو (اس حال میں) مرے کہ اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔</p>	<p>(حدیث ۱۱) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا نَبِيُّ جِبْرَائِيلَ فَيُبَشِّرُنِي أَنَّهُ مَنْ شَهِدَ مِنِّي أَمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. (بخاری مسلم)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ جس نے آپ کی رسالت و نبوت پر ایمان لایا وہ آپ کی امت میں سے شمار ہوگا۔ پھر زندگی شرک سے دور ہو کر توحید و سنت پر قائم ہو کر گزاری تو ایسے اشخاص کیلئے جنت کی بشارت ہے۔

﴿موجد شفاعت کا مستحق ہے﴾

(حدیث ۱۲)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلْ
كُلَّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِلَى الْخَبَرَاتِ
دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَا تُمْنَى إِلَى يَوْمِ

الْقِيَامَةِ فَمَنْ نَبِلْنَا أَنْشَاءَ اللَّهُ مِنْ
مَنَاتٍ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِإِلَهِهِ
شَيْئًا.

(بخاری مسلم)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔

ہر ایک نبی کیلئے ایک دعا ہے جو قبول کی جاتی
ہے چنانچہ ہر نبی نے اپنی دعا کے بارے میں
جلدی کی لیکن میں نے اپنی دعا اپنی امت کی
شفاعت کی خاطر قیامت کے دن تک کے

لئے محفوظ رکھی ہے۔ جس میری یہ دعا اگر
خدا نے چاہا تو میری امت کے ہر اس شخص کو
فائدہ دے گی جو اس حال میں مرا ہو کہ اس
نے خدا کیساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔

﴿تشریح﴾ جو شخص شرک و بدعت سے پاک ہو کر ایمان کیساتھ اس دنیا سے
رخصت ہوا تو آپ ﷺ کی شفاعت کا مستحق ہوگا۔ شفاعت کی کئی قسمیں ہیں۔ بعض
لوگ آپ ﷺ کی شفاعت کے نتیجہ میں دوزخ میں داخل ہی نہیں ہونگے۔ بعض
دوزخ سے جلدی نکل آئیں گے۔ بعض جنت میں جلدی داخل ہونگے۔ اور بعض کے
جنت میں درجے بلند ہونگے۔ اللھم ارزقنا شفاعۃ نبینا علیہ الف الف
صلوٰۃ.

﴿فضائل جہاد﴾

جہاد سے مقصد دنیا میں ہمیشہ کیلئے خدا کا بول بالا رہے اور خدا کی اس سر زمین پر اسلام کا جھنڈا سر بلند رہے اور خدا کے باقی اور اس کے بھیجے ہوئے عادلانہ نظام کے منکر مغلوب اور مظلوم ہو کر رہیں۔ اگر اعلان جنگ نہ ہو تب تو جہاد فرض کفایہ ہے اگر بغیر عام ہو یا اس طور کہ کفار، یہود و ہنود مسلمانوں کے کسی شہر یا علاقہ پر نوٹ پڑیں یا اسلامی مملکت کے خلاف جنگ شروع کر دیں اور مسلمانوں کی طرف سے جہاد (جنگ) کا عام اعلان کر دیا جائے تو اس صورت میں ہر مسلمان پر جہاد فرض عین ہوگا۔ اب ذیل میں چند احادیث جو فضائل جہاد پر مشتمل ہیں ذکر کیئے جارہے ہیں۔ مقصد شرق جہاد پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر میدان میں دشمنان اسلام کے خلاف جذبہ جہاد سے سرشار فرما کر ان کے مکرو فریب کو نیست و نابود کرنے کی توفیق دے۔

<p>ترجمہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میرتنا تو یہی ہے کہ میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں۔</p>	<p>(حدیث ۱۳)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ أَقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ أَقْتَلَ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ أَقْتَلَ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ أَقْتَلَ. (بخاری مسلم)</p>
--	--

ترجمہ صحیح بخاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک سے بے پناہ شوق جہاد کا اظہار ہو رہا ہے۔ اور آپ ﷺ اس چیز کو بہت زیادہ پسند فرما رہے ہیں کہ میں بار

بار زندہ کیا جاؤں اور ہر بار خدا کی راہ میں مارا جاؤں۔

(حدیث ۱۴)
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلِّ
 الشَّوْفِ. (بخاری)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا۔ یقین جانو جنت تلواروں کے
 سایے میں ہے۔

(حدیث ۱۵)
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ
 وَأَنْفُسِكُمْ وَالنِّسْبِ كُمْ. (ابوداؤد)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 ارشاد ہے کہ مشرکین کے خلاف اپنی
 جان، مال اور زبانوں سے جہاد کرو۔

(حدیث ۱۶)
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ
 شَيْءٍ إِلَّا الدِّينَ. (مسلم)

ترجمہ:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
 ارشاد ہے کہ اللہ کے راستے (جہاد) میں
 قتل ہونا انسان کے سارے گناہ
 وحوذا راہے سوائے دین کے۔

(حدیث ۱۷)
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ
 الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. (بخاری)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 ارشاد ہے کہ اللہ کے راستے (جہاد) میں
 ایک دن کی پہرہ داری دنیا اور جو کچھ دنیا
 پر ہے سب سے بہتر ہے۔

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ جو شخص اللہ کے راستے (جہاد) میں تھوڑی دیر لڑا تو اس کیلئے جنت واجب ہوگی۔

(حدیث ۱۸)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقٍ نَافَةٍ
وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (ابوداؤد)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بیشک آدمی کا اللہ کے راستے (جہاد) کی صف میں کھڑا ہونا سترہ سال تک اپنے گھر میں عبادت کرنے سے افضل ہے۔

(حدیث ۱۹)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ فِي سَاحِ السَّرَّاجِلِ فِي الصَّفِّ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَتِهِ فِي
أَهْلِهِ سَبْعِينَ عَامًا (ترمذی)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کی راہ (جہاد) میں کچھ خرچ کرتا ہے اس کیلئے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(حدیث ۲۰)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَتَبَتْ لَهُ
بِسَبْعِ مِائَتَيْ ضَعْفٍ (ترمذی)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کر لیا اسے اللہ کا سامان درست کیا اس نے جہاد ہی کیا۔ اور جو شخص کسی مجاہد کا اس کے اہل عیال کیلئے خلیفہ (عمہان) بنا اس نے بھی جہاد کیا۔

(حدیث ۲۱)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا. (بخاری مسلم)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (مسلمان) سرجائے اور جہاد نہ کرے اور نہ اس کے دل میں جہاد کرنے کا خیال گزرا ہو تو اس کی موت ایک طرح کے نفاق پر ہوگی۔

(حدیث ۲۲)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُغْزِ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسُهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ. (مسلم)

نشریح :- مطلب یہ ہے کہ زندگی بھر بھی جہاد کرنے کا ارادہ بھی نہیں کیا ہو اور کسی بھی موقع پر اس نے بھول کر بھی یہ نہیں کہا کہ کاش میں جہاد کرتا۔ بہر حال جہاد کے بڑے فضائل ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر جہاد ہے۔ ایک دوسری جگہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہاد جنت کا مختصر ترین راستہ ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ جہاد کرو صحت اور غنیمت پاؤ گے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس نے اللہ کے راستے (جہاد) میں ایک تیر پھیکا اس کیلئے قیامت کے دن ایک نور ہوگا۔ اور ایک جگہ ارشاد گرامی ہے کہ جب تم (مسلمان) جہاد کو چھوڑ دو گے تو

اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو قوم بھی جہاد کو چھوڑتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر عمومی عذاب لاتے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر جذبہ اور شوق جہاد پیدا کرے۔ آمین

﴿مرد مجاہد صلاح الدین ایوبیؒ کا قول﴾

مجھے اس سے بحث نہیں کہ اسلام اخلاق سے پھیلا ہے یا تلوار سے لیکن اسلام کی حفاظت کیلئے تلوار کو (جہاد) ضروری سمجھتا ہوں۔

﴿جہاد نہ کرنے پر وعید﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور اس حال میں حاضر ہوگا کہ اس پر جہاد کا کوئی اثر نہیں ہوگا تو وہ (گویا) اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا دین ناقص ہوگا</p>	<p>(حدیث ۲۳) فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لُقِيَ اللَّهُ بِغَيْرِ الْيَوْمِ مِنْ جِهَادٍ لُقِيَ اللَّهُ وَفِيهِ نَقْصٌ (ترمذی)</p>
---	---

﴿نشریح﴾ معلوم ہوا کہ جہاد سے بے حس اور بے شعور ہونا بڑی بات ہے۔ اگر سے مراد علامت اور نشان ہے۔ علامہ یہ کہ جو شخص دنیا سے ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ نہ تو اس کے جسم و بدن پر کوئی جہاد کی علامت ہے جیسے زخم یا جہاد کے راستہ کا غبار اور نہ ہی اس کے نامہ اعمال میں شرکت جہاد کا کوئی ثبوت جیسے کہ جہاد میں مال

خرچ کرتا یا کابڈین کو سامان جہاد مہیا کرتا۔ تو ایسا شخص گویا اس حالت میں مرے گا کہ اس کے دین میں رخصتہ اور نقص ہوگا۔



﴿آنحضرت ﷺ کا جہنڈا﴾

(حدیث ۲۳)

عَنْ مُوسَى بْنِ عُقَيْدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ لِيَسْأَلَهُ عَنْ رَأْيِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَوَدَّاءَ مَرْبُوعَةٍ مِنْ نَمْرَةٍ (ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

ترجمہ:- حضرت موسیٰ بن عبیدہ جو حضرت محمد ابن قاسم کے آزاد کردہ غلام تھے کہتے ہیں کہ حضرت محمد ابن قاسم نے مجھے حضرت براء بن عازبؓ کے پاس بھیجا تا کہ معلوم ہو سکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جہنڈا کیسا تھا تو حضرت براءؓ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہنڈا سیاہ رنگ کا تھا اس کا کپڑا چوکور نمبرہ کی طرح (سیاہ سفید و حاریاں والا) تھا۔

﴿تشریح﴾ سیاہ رنگ سے مراد یہ ہے کہ اس کی سیاہی سفیدی پر غالب تھی۔ جو کہ دور سے سیاہ ہی معلوم ہوتا تھا نہ کہ خالص سیاہ رنگ کا تھا۔ نمبرہ: وہ چادر کہلاتا ہے جس میں سیاہ اور سفید و حاریاں اور لکیریں ہوں مگر لغت میں نمبرہ چیتے کو کہا جاتا ہے۔ جس کی کھال پر سیاہ اور سفید و حاریاں ہوتی ہیں۔

﴿بدعت مردود ہے﴾

(حدیث ۲۵)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَدَثَ لِي أَمْرًا هَذَا خَالِيسٌ مِنْهُ فَهُوَ زَدٌّ. (بخاری مسلم)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز داخل کرے گا جو اس (دین) میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

• تشریح: اسلام ایک کامل اور مکمل شاہد حیات ہے۔ جس میں کسی بھی قسم کی ترمیم اور اضافہ کی گنجائش نہیں ہے۔ لہذا اپنی طرف سے ایجاد کردہ چیزوں کی عبادت اور کار ثواب سمجھنا بھول ہے۔ لہذا امر و نہی، جشن میلاد، گیارویں کا رسم، انگوٹھے چومنا، عرس وغیرہ جیسی بدعات کو کار ثواب خیال کرنا غلط ہے۔ اس حدیث کی ضمن میں اس قسم کی تمام بدعات کی مذمت اور رد ہے۔

﴿بدعتی کا عمل قبول نہیں﴾

(حدیث ۲۶)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسَى اللَّهُ أَنْ يُقْبَلَ عَمَلُ صَاحِبٍ يُدْعَى حَتَّى يَدْعَ بِدْعَتِهِ. (ابن ماجہ)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے تا وہ تکیداً وہ اپنی بدعت کو چھوڑ دے۔

• تشریح: بدعت کی محسوس سے تمام اعمال عند اللہ ضائع اور مردود ہو جاتے ہیں۔ دوسری حدیث میں اس کی صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ، نماز، صدقہ، خیرات، حج، عمرہ اور جہاد کو قبول نہیں فرماتے ہیں اور نہ غنی فرضی اور نقلی عبادت بدعتی کا قبول ہے۔ بدعتی جب تک بدعت میں ملوث رہے اس کی کوئی نیکی اور عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں

قابل قبول نہیں۔

﴿بدعتی پر توبہ کا دروازہ بند ہونا﴾

(حدیث ۲۷)	ترجمہ:-
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبٍ بِدْعَةٍ (اعظام)	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی پر توبہ کا دروازہ بند کر دیا ہے۔

✽ تفسیر: بدعت فوری قائل ترک ہے۔ بدعت کے ہوتے ہوئے توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔ محکوم کی حساب سے بدعت کی اشاعت کرنے والوں کیلئے یہ حدیث لمحہ فکر یہ ہے۔

﴿بدعتی دوزخیوں کے کتے ہیں﴾

(حدیث ۲۸)	ترجمہ:-
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابُ الْبِدْعِ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ. (جامع صغیر ص ۷۰، ج ۱)	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدعتی دوزخیوں کے کتے ہیں۔

✽ تفسیر: بدعت پر مرٹنے والے اور بدعت کی حسین نمائندگی پر سوار ہونے کے خواہش مند اور اعلیٰٰ لوگوں سے ہدایت رکھنے والے اس حدیث کو سامنے رکھ کر بدعت سے بیزاری کا اعلان کر کے اپنی آخرت کو بچائی سے بچانے کی فکر کریں۔

﴿بدعتی کی تعظیم منع ہے﴾

(حدیث ۲۹)

ترجمہ:-

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَفَّرَ صَاحِبٌ يَدْعُهُ فَقَدْ أَغَانَ عَلَى هَدْيِ الْإِسْلَامِ. (مشکوٰۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی بدعتی کی تعظیم کی تو اس نے اسلام کو گراستے پر اس کی مدد کی۔

۞ تشریح ۞: حدیث سے معلوم ہوا کہ بدعتی کی تعظیم و توقیر کرنا حرام اور ناجائز ہے خواہ بدعتی مولوی کی صورت میں ہو یا ظاہری پیر و مرشد کی شکل میں بہر صورت اس کی تعظیم کرنا منع ہے۔

﴿بزرگوں کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں﴾

(حدیث ۳۰)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ. (مشکوٰۃ)

فرمایا کہ اللہ کی اس پر لعنت ہو جو غیر اللہ (بزرگ، پیر وغیرہ) کے تقرب کی نیت سے جانور ذبح کرے۔

۞ تشریح ۞: جو وہ افراد لعنت کے مستحق ہیں جو بزرگوں کی قبروں اور آستانوں پر جانور ذبح کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ، مائدہ، انعام، فصل یعنی چار مقامات پر غیر اللہ (خواہ پیر و فقیر ہو بزرگ وغیرہ) کیلئے ذبح کو حرام قرار دیا۔ اس لئے علماء نے کہا ہے کہ غیر اللہ کیلئے ذبح کرنے والا کافر اور مرتد ہو جاتا ہے۔ مزید تفصیل تفسیر کبیر جلد دوم میں

عرس کی ممانعت

(حدیث ۳۱)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا
وَلَا تَجْعَلُوا قُبُورِي عِبَادًا. وَصَلُّوا
عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ
كُنْتُمْ.

(مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں
کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا ہے۔ کہ اپنے گھروں کو
قبروں کی طرح نہ رکھو۔ اور میری قبر کو
عرس گاہ مت بناؤ۔ مجھ پر درود پڑھا
کرو۔ کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا
درود میرے پاس پہنچتا ہے۔

✽ تفسیر: اس حدیث میں مراد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو منع فرمایا
کہ میری قبر پر عرس نہ بناؤ ہمارا اولیٰ بندی مسلک یہ ہے کہ تمام روئے زمین پر آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف افضل بلکہ عرش بریں سے بھی افضل اور اشرف ہے۔ جب
آپ کی قبر مبارک پر عرس منانا بھی جائز نہیں تو بزرگوں کی حزاروں پر عرس میلے کرنا
بطریق اولیٰ حرام و درحرام اور ناجائز ہے۔ مگر تعجب ہے بدحواس بدعتی پر کہ اس نے
بیارے پیغمبر علیہ السلام کے ارشاد کے مقابلہ میں جدا بنا کر گمراہ کن عقیدہ گھڑ کر عرس کو
ثواب کہنے سے تھکا نہیں۔

﴿ درود پڑھنے کا ثواب ﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔</p>	<p>(حدیث ۳۲) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. (مسلم)</p>
--	--

جہ تشریح یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔ یعنی جو شخص ایک نیکی کرتا ہے تو اس کیلئے اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ہے۔ لہذا جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔

خوش نصیب ہے وہ افراد جن کی زبانوں پر اکثر و بیشتر درود شریف کی درود جاری رہتی ہے۔ ہمارا دیوبندی مسلک یہ ہے کہ درود شریف کا پڑھنا باعث رحمت اور نجات ہے نیز کثرت درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرب اور شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا شک قیامت میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا۔ جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن بل صراط کے اندھیرے میں نور ہے۔ اور جو چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں تھیں اس کو چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا

کرو۔ اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔

درود کی کثرت دنیوی و اخروی کامیابی کی ضمانت ہے کثرت کی کم سے کم مقدار تین سو مرتبہ ہے درود کی کثرت میرے اکابر علماء دیوبند کا معمول رہا ہے موجودہ علماء دیوبند اور ان کے متبعین کا بھی کثرت درود معمول ہے اور رہتی دنیا تک یہ معمول رہے گا (فَلْيَلِئِ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِكَ)۔

باقی: اذان سے پہلے بالصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ چند مرتبہ کہنے سے درود شریف کا ختم ادا نہیں ہوتا بلکہ اذان سے پہلے ان جملوں کا کہنا خود بدعت ہے اور کہنے والا شرعی نکتہ نگاہ سے بدعتی ہے۔ اذان اسلام میں ایک مقدس اور اہم عبادت ہے جس کی ابتداء اللہ اکبر، اللہ اکبر اور انجبالا لا الا اللہ پر ہوتی ہے۔ لہذا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو اذان کا جزو لازمی قرار دینا مداخلت فی الدین اور ناجائز ہے۔

۱۔ ہازب صل وسلم دائما ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلہم۔

۲۔ گرز حوادث زمان نجات می طلبی۔ درود بخوان بر محمد عربی۔

۳۔ دیوبندی ہمیشہ کہتا رہا ہے ریاض رسول ﷺ میں۔

﴿بخیل کون ہے؟﴾

<p>ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔</p>	<p>(حدیث ۳۳) هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عَنْكَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. (بخاری ترمذی)</p>
--	---

﴿تشریح﴾: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نبی امِّ نرانی بن کر درود شریف نہ بھیجنا بخیل کی سب سے بڑی علامت ہے۔ لیکن نام نرانی سکرانگوٹھے چوہتایہ تو داری بدعت میں گھس کر درود شریف سے فرار ہونے کا ایک الوکھا طریقہ اور بہانہ ہے۔
حضرت جابرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ آدمی کے بخیل کیلئے یہ کافی ہے کہ جب اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔

﴿کامل مسلمان کون ہے﴾

<p>ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ شخص ہے جو ہر اس چیز کو چھوڑ دے جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۳۴) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ. (بخاری)</p>
---	---

﴿تشریح﴾: جو شخص اللہ تعالیٰ کے حقوق کیساتھ مخلوقات کے حقوق کو بھی ادا کرے۔ ایسا شخص کامل مسلمان اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ حدیث میں ہاتھ اور

زبان کی تخصیص محض اس وجہ سے ہے کہ عام طور پر ایذا رسانی کی یہی دوزرے بنے ہیں۔
 ورنہ یہاں پر ہر وہ چیز مراد ہے جس سے تکلیف پہنچ سکتی ہے خواہ وہ ہاتھ ہوں یا زبان یا
 کوئی دوسری چیز۔ لسان (زبان) کو یہ (ہاتھ) پر مقدم کر سکیں چند وجوہ ہیں۔ ۱۔ زبان
 کیساتھ تکلیف زیادہ اور آسان ہوتی ہے۔ زبان کے ساتھ تکلیف سخت ہوتی ہے۔
 زبان کی تکلیف زندہ اور مردہ دونوں کو شامل ہوتی ہے۔ غلامہ حدیث یہ ہوا کہ کامل
 مسلمان ہونے کی نشانی یہ ہے کہ کوئی بھی شخص کسی کو کسی قسم کی ایذا اور تکلیف نہ
 پہنچائے۔

﴿علماء کی اتباع کریں﴾

<p>ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی جماعت کی پیروی کر دو اس لئے کہ جو جماعت (علماء) سے الگ ہوا۔ وہ تھا آگ میں ڈالا جائیگا۔</p>	<p>(حدیث ۳۵) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا سَوَادَ الْأَعْظَمِ فَإِنَّهُ مِنْ شِدَّةِ شِدَّةِ فِي النَّارِ (مکھوۃ)</p>
---	--

۱۔ تشریح: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اتباع اور پیروی ان اعتقادات کی کرنی
 چاہئے جو اکثر علماء کرام کے نزدیک حق اور سچ ہوں۔ اقوال اور افعال وہ اختیار کرنے
 چاہئے جو جمہور علماء سے ثابت ہوں۔

سواد اعظم: کے مصداق میں چند اقوال ہیں

(۱) سواد اعظم سے مراد مسلمانوں کی اکثری جماعت ہے البتہ بعض کے

نزدیک صورت مذکورہ اعتقادات میں ہے باقی فردعات کے اندر اجماع کی ضرورت نہیں بلکہ مجتہدین میں سے ہر ایک کی اتباع درست ہے

(۲) بعض کے نزدیک سواد اعظم سے مراد مسلمانوں کی وہ جماعت ہے جو

امام کی اطاعت کے تحت ہوں۔

(۳) عند بعض اہل ایمان کی جماعت خراہ ہے۔

(۴) بعض کے نزدیک کتاب و سنت مراد ہے کیونکہ ان کے معانی و مطالبہ

کثیر ہیں۔

(۵) اور بعض نے ہر عالم یا عمل صادق فہم لایا ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ

سواد اعظم سے مقصود کثرت نہیں بلکہ عظمت ہے اور عظمت عالم یا عمل کی ہوتی ہے۔ لہذا اجماع علماء کی ہوگی اگرچہ قلیل بھی کیوں نہ ہوں۔ عوام کی اکثریت کا کوئی اعتبار نہیں۔

اس بناء پر آج کل کے دونوں کی بھی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ اس میں رائے شاری کا لحاظ ہوتا ہے۔ قرآن سنت اور علماء کرام کا کوئی لحاظ نہیں ہوتا ہے۔ پھر سوال یہ ہوگا کہ علماء

ایسے معاملہ میں حصہ کیوں لیتے ہیں اور انکسٹن کیوں لڑتے ہیں تو اس سوال کا آسان جواب یہ ہوگا کہ علماء کا ہر میدان میں حصہ لینا بر بناء مجبوری ہے تاکہ بے دینیّت،

وہریت اور کفر کے سیلاب کو روکا جائے اور اسلام کا جھنڈا کہیں بچائی میں نظر نہ آئے بلکہ بلند و بالا رہے۔ اس وقت سواد اعظم کا مصداق علماء و پو بندی کی جماعت ہے

جنہوں نے قرآن و سنت کی صحیح تعبیر و تشریح کے ذریعے عالم اسلام کو صحیح عقائد اور اعمال کا درس دیا اور سر رہے ہیں۔ صانہم اللہ من کل شر عسی و غوی۔

﴿ سفر سے واپسی پر دعوت کرنا ﴾

<p>(حلیث ۳۶)</p> <p>عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جُرُورًا أَوْ بَقْرَةً (بخاری مسلم)</p>	<p>ترجمہ: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف فرما ہوئے تو آپ ﷺ نے اونٹ یا گائے ذبح کی۔</p>
---	---

﴿ تشریح ﴾ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی سفر سے واپس آئے تو ضیافت کرنا اور لوگوں کو اپنے ہاں کھانا وغیرہ کھانا مسنون ہے۔

﴿ شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا ﴾

<p>(حلیث ۳۷)</p> <p>قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُرَابُ لَاحِنٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُلِمِّنٌ الْخُمُرُ وَقَطِيعُ الرِّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالْبَشْعَرِ (مشکوٰۃ)</p>	<p>ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگ جنت میں (ابتداء) داخل نہیں ہو گئے۔ (۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) ناپے توڑنے والا (۳) سحر پر یقین کرنے والا۔</p>
---	---

﴿ تشریح ﴾ شراب خراہیوں کی جڑ ہے اس لئے شراب پینے سے ہر طرح کے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت بطریق مرفوع مقول ہے کہ آپ نے فرمایا شراب بے حیائیوں کی جڑ ہے اور بڑے گناہوں میں سے ایک بہت بڑا گناہ ہے جس نے شراب نوشی کی اس نے (گویا) اپنی ماں اپنی خال اور اچی پھونگی

کیا تہم بہتری کی۔

﴿ مصیبت رحمت خداوندی ہے ﴾

<p>ترجمہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گمراہی ہے اللہ تعالیٰ جس شخص کو بھلائی پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں وہ مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔</p>	<p>(حلیث ۳۸) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِيبْهُ. (بخاری)</p>
--	--

﴿ تشریح ﴾ ہر مصیبت بھرم، تکلیف وغیرہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے۔ جب کہ
انسان اس پر صبر اور تحمل کا مظاہرہ کر کے راضی برضاہ و قضاء ہو اگر بے صبری اور جزع و
فزع کا عالم ہے تو یہ مصیبت اور تکلیف ایک عذاب اور رحمت ہے۔

﴿ کبوتر بازی ناجائز ہے ﴾

<p>ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو کبوتر کے پیچھے پڑا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ یہ شیطان ہے اور شیطان کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔</p>	<p>(حلیث ۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً (مشکوٰۃ)</p>
---	---

﴿ تشریح ﴾ اس کو شیطان فرماتا اس وجہ سے تھا کہ وہ فضول اور بے مقصد کام میں لگا
ہوا تھا۔ اور کبوتر کو شیطان اس لئے فرمایا کہ اس نے اس شخص کو غفلت میں ڈالکر یاد الہی

سے دور رکھا ہوا تھا معلوم ہوا کہ کبوتر بازی جائز نہیں البتہ اگر اڑنے سے بچے حاصل کرنے اور دل بہلانے کیلئے کبوتروں کو پالا جائے تو جائز ہے۔ مگر انہیں اڑانا کراہیت سے خالی نہیں۔

﴿زمین غصب کرنے کا وبال﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زمین کا کوئی حصہ بھی ناحق لے گا تو قیامت کے دن اسے زمین کے ساتویں طبقہ تک دھنسیا جائے گا۔</p>	<p>(حلیہ ۳۰) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ كَيْفًا بِغَيْرِ حَقِّهِ غُصِبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَوْضُنٍ (بخاری)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ کسی کی زمین کو ازراہ ظلم غصب کرنا ایک عظیم جرم اور گناہ ہے۔ احادیث میں ایسے غاصب شخص کیلئے مختلف سزاؤں کا ذکر ہے ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص زمین کا کوئی حصہ ناحق لے گا اسے قیامت کے دن مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس زمین کی ساری مٹی اپنے سر پر اٹھائے۔ ایک اور روایت میں آیا ہوا ہے کہ جو شخص (کسی کی) ایک ہاتھ زمین بھی ازراہ ظلم لے گا قیامت کے دن ساتوں زمینوں میں سے اتنی ہی زمین اس کے گلے میں بطور طوق ڈالی جائے گی۔ یہ احادیث ان لوگوں کیلئے لمحہ فکریہ ہیں جنہوں نے ناحق ظلماء سیکڑوں ایکڑ کے حساب سے زمینیں غصب کر کے شیر باد کی طرح ہضم کر بیٹھے ہیں۔ مگر یہ لوگ آخرت میں بدپاشمی کا شکار ضرور ہو گئے۔

﴿ذکر کی فضیلت﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی کتاب ہے۔</p>	<p>(حدیث ۴۱)</p> <p>قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَلِيِّ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.</p> <p>(بخاری مسلم)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ مطلب یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر میں مصروف ہے وہ زندہ ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر سے غافل ہے وہ زندہ ہو کر بھی مردہ ہے۔ یا خدا کا صداق عقیدہ توحید و سنت پر قائم رہ کر تمام احکامات شرعیہ اور تعلیمات نبویہ کی بجا آوری ہے۔

زندگی بخوان گفت جیاستے کہ میرا است۔ زندہ آنست کہ یادوست وصالے دلورد

﴿جنازہ میں دعا کا حکم﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ تم پڑھو نماز میت پر میں حاضر کرواں کیلئے دعا۔</p>	<p>(حدیث ۴۲)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُ عَلَى الْمَيِّتِ فَاغْلِصُوا إِلَيَّ الدُّعَاءَ.</p> <p>(ابوداؤد ابن ماجہ)</p>
--	--

﴿تشریح﴾ حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ توجہ اور خلوص سے پڑھنی چاہئے

نہ نماز جنازہ کے بعد متصل مکروہ دعا کو اس حدیث سے ثابت کرنا سید زوری اور جہالت پر مبنی ہے اس لئے کہ جنازہ کے اندر غلو اس سے دعا کا حکم ہے نہ کہ بعد نماز جنازہ کے بعد جنازہ دعا کی کراہیت کیلئے یہ واضح دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محیس (۲۳) سالہ دور نبوت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں حالانکہ فقیر علیہ السلام نے کئی جنازے پڑھائے مگر جنازے کے بعد دعا کا نام و نشان تک نہیں اسی طرح صحابہ کرام کا ایک سو دس (۱۱۰) ہجری تک کا زمانہ بھی اس مکروہ فعل یعنی دعا بعد جنازہ سے خالی رہا نیز تابعین و تبع تابعین کا دوسو بیس (۲۲۰) ہجری تک کے دور میں اس بدعت کو کوئی جانتا بھی نہیں تھا ائمہ اربعہ (۱) امام اعظم ابوحنیفہ (۲) امام شافعی (۳) امام مالک (۴) امام احمد بن حنبل میں سے بھی کسی نے اس دعا کے متعلق فتویٰ نہیں دیا نہ اولیاء امت میں سے رئیس الموحدین ائمہ المہدیین پیران میر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بایزید بسطامیؒ، محمد والف ثانیؒ قطب الدین کاظمیؒ، فرید الدین شکر گنجؒ، خواجہ محمد عثمان ہارونیؒ، خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت جلال الدینؒ، علی ہجویریؒ، بہاؤ الدین زکریاؒ، حضرت حق باہوؒ، وغیرہ سے بھی دعا بعد جنازہ کا کوئی ثبوت منقول نہیں اور نہ ہی ان سے اس بارے میں کوئی فتویٰ صادر ہے۔

﴿فقہائے احناف اور دعا بعد جنازہ﴾

فقہاء حضرات نے بھی دعا بعد جنازہ کو مکروہ اور بدعت قرار دیا ہے۔ ذیل میں چند عبارات فقہاء کرام کے درج ہیں جن سے روز روشن کی طرح واضح ہوگا کہ یہ دعا غیر مشروع اور مکروہ ہے۔

(۱) إِنَّ السُّعْيَ بَعْدَ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ مَكْرُوهٌ (منہاج بحوالہ محیط)	ترجمہ:- بے شک نماز جنازہ کے بعد دعا مکروہ ہے۔
---	--

تشریح: یہاں صاف صاف دعا بعد جنازہ مکروہ قرار دیا گیا ہے جو لوگ اس دعا کو
مستحب کہتے تھے نہیں ہیں یہ نہیں ان کے اس کا کیا جواب ہوگا البتہ اگر ان کے
ہاں مکروہ کا دوسرا نام مستحب ہے تو یہ مفروضہ ان کو مبارک ہو۔

(۲) لَا يَدْعُو بَعْدَ النَّسْلِجِ (بحر الرائق)	ترجمہ:- سلام پھیرنے کے بعد دعا نہ کرے۔
---	---

تشریح: صاحب بحر الرائق بڑی صراحت سے فرما رہے ہیں کہ جنازہ کے بعد دعا
نہ کی جائے۔ پھر بھی اس رسم بد کو مستحب کہنا سید زوری ہی ہے۔ یا پھر فقہ سے عملی انکار
اور بدعت سے پیارا کسی ہی کا نام ہے۔

(۳) لَا يَقُومُ بِالْدُعَاءِ بَعْدَ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ (خلاصہ)	ترجمہ:- نماز جنازہ کے بعد دعا نہ مانگے۔
--	--

تشریح: صاحب خلاصہ الفتاویٰ تختی سے اس دعا سے منع کر رہے ہیں۔ کہ جنازہ
ہو چکنے کے بعد دعا کی گنجائش نہیں۔

(۴)	ترجمہ:-
لا يقوم بالدعاء بعد صلوة الجنابة لانہ دعا مرة.	نہ ٹھہرے نماز جنازہ کے بعد دعا کیلئے (یعنی دعا نہ کرے) کیونکہ ایک مرتبہ دعا کر لی ہے جو کہ جنازہ کے اندر ہے
(بزاز یہ)	

﴿تشریح﴾ غلام یہ کہ نماز جنازہ نام ہی دعا ہے جب ایک مرتبہ دعا ہو گئی تو دوبارہ بعد جنازہ دعا کرنا چاہی سنی دارد۔

(۵)	ترجمہ:-
لا يقوم بالدعاء بعد صلوة الجنابة لانه يشبه الزيادة فيها.	دعا نہ مانگے بعد نماز جنازہ کے اس لئے کہ وہ اس میں زیادتی کے مشابہ ہے۔
(شرح وقایہ)	

﴿تشریح﴾ معلوم ہوا دعا بعد جنازہ نماز جنازہ میں زیادتی شمار ہوگی۔ عبادات میں اپنی طرف سے کئی اور زیادتی کی شرعاً کسی کو اختیار نہیں ہے۔ کتنے شاطراور بے باک ہیں وہ لوگ کہ عبادت (نماز جنازہ) میں زیادتی (دعا) کو مستحب کا نام دے رکھا ہے۔ جیسا کہ شراب کے بوتل پر روح افزا کا لیبل لگا دیتا۔

گر ہمیں اسے مکتب دلا کارفظا خراب خواہد گد

(۶)	ترجمہ:-
الدعاء بعد صلوة الجنابة مكروه.	نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا مکروہ ہے۔
(نفع المصنف)	

ۛ تشریح ۛ بڑی وضاحت سے اس دعا کو مکروہ کہا گیا ہے۔ تعجب ہے ان لوگوں پر کہ ایک مکروہ چیز کو کس طرح مستحب کہنے پر آمادہ ہیں۔ (الانلاء بشرح معافہ)

(۷)	ترجمہ:-
کرہ ان يقوم رجل بعد ما اجتمع القوم للصلاة ويدعو للميت ويرفع صوته. (عالمگیری)	نماز جنازہ کیلئے لوگ جمع ہوں اس وقت ایک آدمی کھڑا ہو کر میت کیلئے ہا واز بلند دعا کرے یہ مکروہ ہے۔

ۛ تشریح ۛ اس سے معلوم ہوا کہ قبل از نماز جنازہ بھی دعا مکروہ ہے جس طرح کہ بعد
جنازہ مکروہ ہے۔

(۸)	ترجمہ:-
اذا فرغ من الصلاة لا يقوم بالدعاء. (سراجید)	نماز جنازہ سے جب فارغ ہو تو دعائے ما گئے۔

ۛ تشریح ۛ اس سے بھی معلوم ہوا کہ دعا بعد جنازہ منع ہے۔

(۹)	ترجمہ:-
لا يقوم بالدعاء في قراءة القرآن لاجل الميت بعد صلوة الجنازة وقبلها. (خلاصہ)	نماز جنازہ کے بعد اور اس سے پہلے میت کیلئے قرآن پڑھ کر دعائے جائے۔

نماز جنازہ کے بعد میت کیلئے دعائے کی جائے جیسا کہ دوسری نمازوں میں
سلام پھیرنے کے بعد مانگی جاتی ہے کیونکہ اس سے نماز جنازہ میں اضافہ (زیادتی) کا

استنباء ہوتا ہے۔ (مظاہر حق)

ان فقہی عبادات اور دلائل سے ثابت ہو رہا ہے کہ دعا بعد جنازہ غیر مستحب اور مکروہ ہے طالب حق اور عاقل کیلئے اتنا ہی کافی ہے مگر ضدی اور غمی کے لئے اہل دلائل بھی ناکافی۔

تمی رستان قسمت راجہ سودا زر ہیر کامل کہ خضر از آب حیاں نشینی آرد کند دریا

قبروں کو سجدہ گاہ بنانا حرام ہے

<p>ترجمہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنا کہ لوگ اس کی عبادت کرنے لگے آپ نے فرمایا جن لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا ان پر اللہ تعالیٰ کا شدید غضب (نازل) ہوا۔</p>	<p>(حلیت ۳۳) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَقًا يُعْبَدُ اِنَّكَ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ (متفقواً)</p>
---	--

◀ تشریح ▶ اگر قبروں پر سجدہ لغرض عبادت یا حصول مقاصد کے کیا جائے جیسا کہ بت پرست بتوں کی پوجا پاٹ کیا کرتے ہیں تو یہ کفر اور شرک ہے۔ اگر ہیئت عبادت خداوندی قبروں پر سجدہ ریج ہوتا مگر ساتھ ساتھ صاحب قبر کا حصول قرب بھی مقصود ہے تو یہ حرام ہے۔ ایک روایت صدیقہ کائنات ام المومنین حضرت بی بی عائشہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری کے موقعہ میں جس سے آپ اٹھ نہ سکے (مرض وقات) فرمایا۔ یہود نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ

گاؤ بنا رکھا ہے۔ اور حضرت جناب سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا خبردار رہو تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ گاؤ بنالیا تھا لہذا خبردار تم لوگ قبروں کو سجدہ گاؤ نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ قبروں کو سجدہ گاؤ بنانا اور عرس اور میلے لگانا منع اور حرام ہے۔ باقی مزاروں پر عرس وغیرہ کے جواز کے لیے بہانے تلاش کرنے والے دراصل اپنے جیب بھرنے اور آعدنی بڑھانے کیلئے پریشان اور بے تاب ہیں۔ ورنہ وہ بھی جانتے ہیں کہ ان چیزوں اور ان حرکتوں کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔

﴿قبروں پر عورتوں کا جانا منع ہے﴾

<p>ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو سجدہ گاؤ بنانے والوں اور قبروں پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔</p>	<p>(حدیث ۴۴)</p> <p>عن ابن عباس قال لعن رسول الله في السرايات القبور والمتعبدین علیہا الصماجد والتمرح</p> <p>(مشکوٰۃ)</p>
---	---

• تشریح: عورتوں کو قبرستان جانے سے اس لئے منع کیا گیا کہ انکو گمزدوں اور غیر صابر ہوتی ہیں ساتھ ساتھ ان میں جزع و فزع کی بھی حادث ہوتی ہے۔ البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اس سے مستثنیٰ ہے عورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر حاضری دے سکتی ہیں۔ اسی طرح قبروں پر چراغان اور روشنائی کرنا اسراف میں داخل ہو کر جائز نہیں۔

﴿سخت دلی کا علاج﴾

(حدیث ۴۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سنگدلی کی شکایت کی (اور اس کا علاج پوچھا) تو آپؐ نے فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا شَكَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهِ فَقَالَ امْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ وَأَطْعِمِ الْمُسْكِينَ (مشکوٰۃ)

— سن و صفاً علاجاً رو —

۱۔ تشریح: اس لئے کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے موت کا خیال آئے گا۔ اور غفلت دور ہو جائے گی۔ جب غفلت دور ہوگی تو یقیناً دل نرم ہوگا کیونکہ دل کا سخت ہونے کا سبب غفلت ہے مسکین اور محتاج کو کھانا کھلانے سے براہِ احساس پیدا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سب کچھ دے رکھا ہے۔ تو اس احساس سے دل میں نرمی پیدا ہوگی۔ اور سختی ختم ہو کر رہے گی۔

﴿بے رحم شخص رحمت سے محروم﴾

(حدیث ۴۶)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ (بخاری مسلم)

تشریح کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت کاملہ کا مستحق اور
 حقدار نہیں بنا دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخلوق پر رحم کرنے
 والوں پر رحمت کی رحمت نازل ہوتی ہے تم زمین والوں پر رحم کرو تا کہ تم پر وہ رحم کرے جو
 آسمان میں ہے۔ یعنی زمین میں جو جاندار خواہ حیوان ہو یا انسان پھر انسان نیک ہو یا بد
 سب پر شفقت کرے البتہ برے اور بدعتی لوگوں سے شفقت کا مطلب یہ ہوگا کہ ان کو
 برائی اور بدعت ظلم و غیرہ سے روکا جائے۔ ایک حدیث کا بھی یہی مضمون ہے کہ اپنے
 بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ یعنی ظالم کو ظلم سے روکو جو آسمان میں ہے۔ اس
 سے اللہ جل جلالہ و علم نوالہ کی ذات اقدس مراد ہے۔ جس کی شہنشاہی اور حکم آسمانوں
 میں یکساں موجود ہے۔ اور اس سے فرشتے بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ اس صورت میں
 حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ تم زمینی مخلوق پر شفقت کرو۔ فرشتے تم پر رحم یعنی اللہ تعالیٰ
 سے تمہارے لئے دعا رحمت و مغفرت طلب کریں گے۔ ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے فرمایا کہ وہ شخص ہمارے طریقہ پر نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت اور رحم نہ
 کرے اور ہمارے بڑوں کا ادب و احترام ملحوظ نہ رکھے۔

﴿ماں باپ کا حق﴾

<p>ترجمہ:- حضرت اہل بیت علیہ السلام کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اولاد پر ماں باپ کا کیا حق ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارے ماں باپ تمہارے لئے جنت بھی اور دوزخ بھی۔</p>	<p>(حدیث ۷۴) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَقَّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَكَأَزَكَا (ترمذی ابوداؤد)</p>
--	---

﴿تفسیر﴾ حدیث شریف سے ماں باپ کی بڑی اہمیت اور عظمت ظاہر ہو رہی ہے
 کہ انکو راضی اور خوش رکھنے سے اللہ تعالیٰ جنت عنایت فرماویں گے۔ ماں باپ کو ناراض
 کرنے اور ستانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دوزخ میں داخل کرینگے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ماں باپ کی رضا مندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی
 ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی خوش نصیب اولاد سے
 ماں باپ راضی اور خوش ہیں تو اس سے اللہ تعالیٰ کی ذات خوش اور راضی رہتے ہیں۔
 اگر کسی بد نصیب نے اپنے ماں باپ کو ناراض (بلا وجہ شرعی) اور ناخوش کیا تو ایسے شخص
 سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ والدین کا فرمان بردار
 بیٹا اپنے ماں باپ کو شفقت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر نظر کے بدلے
 ایک مقبول حج (نظلی) کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اگر چہ وہ دن بھر میں سو (۱۰۰) مرتبہ دیکھے۔ آپ صلی اللہ نے جواباً فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ
 بہت بڑا اور بہت پاکیزہ ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہر
 نظر کے بدلے ایک نظلی حج مقبول کا ثواب عنایت فرماینگے۔ اگرچہ کوئی ہزار بار کیوں نہ
 نظر شفقت سے دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ کی خدمت نہ کرنے والے
 کے حق میں بدعاکي ہے۔

﴿بڑا بھائی باپ کے مانند ہے﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ نے فرمایا چھوٹے بھائی پر بڑے بھائی کا وہی حق یہ جو بیٹے پر اس کے باپ کا حق ہوتا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۴۸) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيرِ الْأَخَوَةِ عَلَى صَغِيرٍ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ. (مشکوٰۃ)</p>
---	--

۞ تشریح ۞ معلوم ہوا کہ بڑا بھائی قابل احترام ہے وہ اس حسن سلوک کا مستحق ہے جس کا باپ مستحق ہوتا ہے۔ اس بگڑے ہوئے معاشرہ میں بے رغبتیت کے سیلاب نے ایسی جاہلی عبادی کہ بڑا بھائی تو بھائے خود باپ کو ستایا اور بیٹا جاتا ہے۔ اس پر بس نہیں بلکہ بعض اوقات محروم قسم کے بیٹے والد کو قتل بھی کر دیتے تھے۔

﴿آپ ﷺ کا پسندیدہ مشروب﴾

<p>ترجمہ:- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پینے کی چیزوں میں ٹھنڈی مٹی چیز بہت زیادہ پسندیدہ تھی۔</p>	<p>(حدیث ۴۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ الْحَلْوَاءُ الْبَارِدُ. (ترمذی)</p>
--	---

۞ تشریح ۞ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا شروب پسند تھا خواہ ٹھنڈا پانی ہو یا ٹھنڈا دودھ اور شہد، وغیرہ۔ ہر مٹی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند اور محبوب تھا۔ لہذا ہمیں

چاہئے کہ جب بھی بیٹھا مشروب وغیرہ استعمال کرنے کا موقع ملے تو اس نیت سے استعمال کریں کہ یہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو پسند تھا۔ اس وقت لطف اندوز ہوسنے کیساتھ ساتھ ثواب بھی ملے گا۔ (ہم خرامہم ثواب)

﴿پانی تین سانس میں پینا چاہئے﴾

<p>ترجمہ:- حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے کے درمیان تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔</p>	<p>(حدیث ۵۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَنْفَسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا. (بخاری مسلم)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی تین سانس میں پیتے تھے اور ہر مرتبہ برتن کو منہ سے جدا کر لیتے تھے۔ یہ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر معمول تھا ورنہ بعض روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سانس میں پینے کا بھی ذکر آیا ہے۔ کمال سنت یہ ہے کہ تین سانس میں پینے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی سنت میں خیر و برکت رکھ دی ہے۔

﴿زمرم کا پانی کھڑے ہو کر پینا﴾

<p>ترجمہ:- حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نبی کریمؐ کی خدمت میں زمرم کے پانی کا ایک ڈول لے کر آیا تو آپؐ نے اس کو اس حالت میں پیا کہ آپؐ کھڑے ہوئے تھے۔</p>	<p>(حدیث ۵۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا. (بخاری مسلم)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمرم کے پانی کو کھڑے ہو کر پینا بطور تحرک تھا یا

لوگوں کی کثرت کی وجہ سے وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی یا اس وجہ سے کہ زحرم کے کنویں کے ارد گرد کچھڑ ہو گیا ہو پانی گرنے کے اس لئے بیٹھنا ممکن نہ تھا یا یہ کہا جائے گا کہ آپؐ نے بیان جوڑ کیلئے کھڑے ہو کر پیا۔ آپؐ زحرم اور وضو کا پچا ہوا پانی کو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔ بعض لوگ آپؐ زحرم کو کھڑے ہو کر پینا ضروری اور واجب خیال کرتے ہیں یہ درست نہیں۔

﴿اتباع سنت کا ثواب﴾

<p>ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امتی کے گزارنے کے وقت جس شخص نے میری سنت کو مضبوطی سے تھاما اس کو سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ملے گا۔</p>	<p>(حدیث ۵۲)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ.</p> <p>(مشکوٰۃ)</p>
--	--

﴿تشریح﴾ فساد امتی سے مراد بدعات کا شور بدعات کا عام ہونا ہے۔ اس حدیث کا مصداق آج ہی کا دور ہے کہ ہر طرف سے بدعات کی بدبودار ہوائیں چل رہی ہیں۔ اور ان کی سرپرستی میں نام کے مولوی زادہ، پیر زادہ، گلدی نشین پیش پیش ہیں۔ اور سادہ قسم کے مسلمانوں کو قرآن و سنت سے بے خبر رکھ کر بدعت کی رنگین کشتی میں سوار ہونے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ لوگوں کو سنت سے دور اور بدعت کے قریب لانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ لیکن مسلمانگی و نبوی اور اخروی کامیابی سنت سے محبت اور بدعت سے نفرت کرنے میں ہے۔ اس پر فتن دور میں پیغمبر علیہ السلام کے طریقہ پر چل کر

زندگی بسر کرنے میں بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔

﴿تبلیغ کی اہمیت﴾

ترجمہ:-	(حدیث ۵۳)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔	قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوا أَعْيُنِي وَكُلُّوْا آيَةً. (بخاری)

﴿تشریح﴾ علم ہی وہ ایک عظیم وصف ہے جو انسان کو عزت و شرافت کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ علم ہی معرفت الہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ انسانی ذہن کو صحیح عقیدہ بناتا ہے۔ دل و دماغ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کا صحیح راستہ دکھاتا ہے۔ اسلام نے کسی بھی علم کے حصول سے روکا نہیں ہے۔ البتہ ایسے علم سے اسلام کو نفرت ضرور ہے جو کمر اہی اور الحاد کا ذریعہ ہو کر خدا اور اس کے رسولؐ سے دور رکھے۔

ولسواۃ:- (۱) یا تو آیت سے مراد قرآن مجید کی آیت ہے کہ جب اس کی تبلیغ ضروری ہے کہ جس کی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے اٹھالیا تو حدیث کی تبلیغ بطریق اولیٰ ضروری ہوگی۔

(۲) یا آیت سے مراد نشانہ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانہوں میں سے جو نشانہ تم کو ملے وہ دوسروں تک پہنچا دو۔

(۳) یا آیت سے مراد کلام مفید ہے مثلاً من صحت فجی یا اس طرح جو کلام مفید ہو وہ پہنچاؤ۔ آخری احتمال زیادہ صحیح ہے کیونکہ یہ کتاب اللہ اور حدیث دونوں کو

شامل ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ افراد جن کی زندگیوں میں دین و اسلام کی نشر و اشاعت میں صرف ہو رہی ہیں۔ خواہ مدارس و مساجد میں درس و تدریس و خطابت کی صورت میں ہو یا دعوت و تبلیغ کی شکل میں ہو۔

﴿دعا عبادت ہے﴾

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ دعا ہی عبادت ہے۔	(حلیہ ۵۴) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (ترمذی)
--	--

﴿تشریح﴾ دعا ایسی عبادت ہے کہ بندہ ہر متن خدائے بزرگ و بزرگ کی طرف متوجہ ہوا کرتا ہے۔ خدائے وحدہ لا شریک لہ کے علاوہ تمام مخلوق سے خواہ انبیاء ہوں یا اولیاء و مستغنی رہتا ہے۔ اس کے دل و دماغ میں خوف اور ڈر صرف اور صرف باری تعالیٰ کا ہوتا ہے اپنی امیدیں بھی اسی خالق کائنات سے وابستہ رکھتا ہے۔ مزید یہ کہ دعائیں اخلاص بھی موزوں رہتا ہے۔ باری تعالیٰ کے انعامات اور احسانات کی شکر گزاری بھی ہوتی ہے۔ دعا کے اندر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بھی اظہار کیا جاتا ہے۔ نیز مجبور و انکساری کی صورت میں کمال میودیت کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک جگہ دعا کو فی العبادۃ عبادت کا مغز اور خلاصہ فرمایا گیا۔ اٹا یا پختہ یقین و اعتقاد ہے کہ بارگاہ خداوندی میں خالی ہاتھ جا بیٹے مگر واپسی پر جمہولی بھر کر آ بیٹے۔ اور یہ بھی یقین ہے کہ گنہگاروں و حراموں وغیرہ پر خالی ہاتھ جانا اور آنا ہوگا۔ رب کے شاہی دربار کو چھوڑ کر در بدر

شوکر کریں کھانا کوئی حلال نہیں ہے۔ مگر ایک ازلی مشرک نے تو برملا یہاں تک کہنے سے نہیں شرمایا۔

اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے
یہ ہے ہمیں جو کچھ لے لیں گے محمدؐ سے

هو اسفا۔۔۔ والی اللہ المشتکی

﴿اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنا﴾

ترجمہ: جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شخص میرے کسی دوست سے دشمنی کرے۔ میں اس کو جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔

(حلیث ۵۵)
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي اللَّهُ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَى لِي
وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَنِي بِالْحَرْبِ. (بخاری)

﴿تشریح﴾ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دشمنی اور عداوت رکھنا بہت ہی بری اور خطرناک ہے اس دور کے سب سے بڑے ولی اللہ اور اہل اللہ وہ علماء اور طلباء ہیں جو مساجد و مدارس میں رہ کر پر خلوص انداز میں دینی علوم کی نشر و اشاعت میں مصروف ہیں دین کی اشاعت درس و تدریس واعظ کے ذریعہ ہو یا دعوت و تبلیغ کی صورت میں یہ سارے ولایت اور بزرگی کی علامت ہیں ان لوگوں سے دشمنی کیے نہ رکھنا ازلی بد بخت اور محروم قسمت ہونے کی نشانی ہے۔ علماء اور تبلیغی درویشوں سے دشمنی رکھنے والے اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔

﴿سود کا گناہ﴾

(حدیث ۵۶)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَرَهُمُ السَّرْبِ أَوْ بَابُ حُجْلٍ
وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ مِنْ سِتْنَةٍ وَفَلَاحَيْنِ
رَبِيَّةٌ. (مشکوٰۃ)

ترجمہ: جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ کہ سود کا ایک درہم جیسے
انسان کھالے اور وہ جانتا ہو (کہ یہ سود
کا ہے) تو (اس کا گناہ) چھتیس (۳۶)
مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے

﴿نشریح﴾ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی گناہ کے بارے میں اتنی بڑی وعید اور تنبیہ نہیں
فرمائی جتنی وعید سود کے متعلق قرآن میں وارد ہے ارشاد ہے کہ اعلان جنگ سن لو اللہ اور
اس کے رسول کا ایک جگہ آپ کا ارشاد ہے کہ سود کے گناہ کے ستر (۷۰) درہے ہیں
اور ان میں جو سب سے کم درجہ ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے
ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے لعنت بھیجی سود کھانے والے پر اور کھلانے والے پر
اور اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہ بننے والوں پر اور فرمایا کہ (گناہ میں) یہ سب
برابر ہیں۔ بلکہ چونکہ سودی کاروبار کا مرکز ہے اس لئے اس کی ملازمت کو علماء نے
حرام قرار دیا۔

مقام عبرت تو یہ ہے کہ بہت سے بظاہر نمازی، حاجی، تقویٰ و پرہیزگاری
کے دعویدار بھی اس مرض میں مبتلا و ملوث ہیں اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو سود کی لعنت سے
بچا کر رزق حلال کمانے اور اس پر قناعت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

﴿ہمسایہ کوستانا﴾

<p>ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔</p>	<p>(حدیث ۷۷)</p> <p>فَالرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ. (مسلم)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ پڑوسی کے بہت سارے حقوق ہیں پڑوسی سے رواداری حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہئے اسے کسی بھی قسم کی تکلیف اور ایذا نہ پہنچانا چاہئے۔ بلکہ ہر طرح کی خیال داری اور ہمدردی کرنی چاہئے۔ جنت میں داخل نہ ہونے سے مراد اولیٰ ہے۔

﴿جانوروں کو لڑانا منع ہے﴾

<p>ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۵۸)</p> <p>عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. (بخاری مسلم)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ کسی بھی قسم کے جانوروں اور پرندوں کو خواہ بیل، بھینس، کتا، بچھہ، مرغ، شیر وغیرہ کو آپس میں لڑانا درست نہیں۔ جب جانوروں کو لڑانا جائز نہیں تو دو مسلمانوں کو آپس میں لڑانا بطریق اولیٰ ناجائز اور حرام ہوگا۔

﴿مرغ کو برا کہنا منع ہے﴾

<p>ترجمہ۔ حضرت خالد بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو برا کہنے سے منع فرمایا ہے نیز آپؐ نے فرمایا کہ بلاشبہ وہ (مرغ) نماز کیلئے آگاہ کرتا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۵۹)</p> <p>عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيَكِ وَقَالَ إِنَّهُ يُوَدِّعُ لِلصَّلَاةِ.</p> <p>(مشکوٰۃ)</p>
--	--

﴿تشریح﴾ نماز سے تہجد کی نماز مراد ہے۔ حدیث میں ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کیلئے اس وقت اٹھتے تھے جب مرغ بانگ دیا کرتا تھا اور یہ احتمال بھی ہے کہ نماز سے سوا نماز فجر ہو۔ اب مطلب یہ ہوگا کہ مرغ اپنی بانگ کے ذریعہ آگاہ کر رہا ہے کہ نماز فجر کا وقت قریب ہو گیا ہے دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز کیلئے جگاتا ہے۔

﴿عورت کا سر منڈانا جہرام ہے﴾

<p>ترجمہ۔</p> <p>اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہؐ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی عورت اپنا سر منڈائے۔</p>	<p>(حدیث ۶۰)</p> <p>وَعَنْ عَلِيٍّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْءَةُ رَأْسَهَا.</p> <p>(مشکوٰۃ)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ جس طرح مرد کیلئے واڈھی رکنا ضروری اور واجب ہے اسی طرح عورت

کو بھی سر کے بال رکھنا ضروری ہے۔ مرد کیلئے داڑھی منڈوانا اور کتر وانا ناجائز اور حرام ہے۔ اسی طرح عورت کو اپنے سر کے بال منڈوانا اور کتر وانا حرام اور ناجائز ہے۔ مگر یورپ کی لعنت اور دشمنان اسلام کے کٹر و غریب کاریوں میں آکر اکثر مسلمان اپنے پیغمبر علیہ السلام کی حسین و جمیل اور متبرک سنت داڑھی مبارک سے محروم نظر آ رہے ہیں۔ بیشتر دختران اسلام (خواتین) سر کے بال کتر دانے کی عادی بن چکی ہیں۔ مگر خواتین اسلام کی کامیابی و کامرانی اپنی روحانی امی صدیقہ کائنات بی بی عائشہؓ کی حقیقی روحانی بیٹیاں بن کر رہنے میں ہے۔ پوری اخلاق و اطوار ان کیلئے پیغام موت سے کہیں کم نہیں ہے۔

﴿موجبیں کتروانے کا حکم﴾

(حدیث ۶۱)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا.

(ترمذی)

ترجمہ:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو شخص موجبوں کو نہ کتروائے وہ ہم میں
سے نہیں۔

• تشریح • کتنی بڑی وعید ہے لمبے لمبے موجبوں کی خدمت گزار اور ان پر فخر و ناز
کرنے والوں کیلئے وہ ذرا اپنے پیارے پیغمبر علیہ السلام کے اس ارشاد کو غور سے
پڑھیں آیا کیا گدھے کے پوچھ کی مقدار موجبیں رکھنے میں ثواب ہے یا عذاب و عقاب
• ملائی قاری اس حدیث کے خلاصہ میں فرماتے ہیں کہ ایسا شخص ہماری سنت اور
ہمارے طریق کو ماننے والوں میں کامل ترین نہیں ہے۔ بہر حال حدیث میں موجبیں
بڑھانے والوں کیلئے بڑی تنبیہ اور اظہارِ ناراضگی ہے۔

﴿پگڑی باندھنا سنت ہے﴾

(حدیث ۶۲)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْعِمَامَةِ فَإِنَّهَا
سِمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَأَرْخُوهَا خَلْفَ
ظَهْرِكُمْ.

(مشکوٰۃ)

ترجمہ:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تم پگڑی باندھنا ضروری سمجھو کیونکہ یہ
فرشتوں کی علامت ہے اور پگڑی کے
شملہ کو اپنی پشت پر چھوڑ دو۔

ۛ تشربح ۛ بگڑی باندھنا سنت ہے اس کی فضیلت میں بہت سارے احادیث منقول ہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ (کوفیغیف ہے) کہ بگڑی باندھ کر پڑھی جانے والی دو رکعتیں بغیر بگڑی کے پڑھی جانے والی ستر رکعتوں سے افضل ہے۔

نیز بگڑی میں شملہ چھوڑنا افضل ہے لیکن دائمی طور نہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے کہ آپؐ کبھی تو شملہ چھوڑتے تھے۔ اور کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ اور آپؐ کے تمامہ کا شملہ اکثر اوقات میں پیٹھ پر پڑا ہوتا تھا۔ اور کبھی کبھی دائیں طرف بھی لٹکا لیتے تھے۔ لیکن بائیں طرف لٹکانا چونکہ آپؐ سے ثابت نہیں اس لئے بدعت ہوگا۔ شملہ کو منڈھوں کے درمیان چھوڑنا مستحب ہے۔

شملہ کی لمبائی کم از کم ایک بالشت اور زیادہ سے زیادہ ہاتھ بھر ہوئی چاہئے اس سے زائد لمبا شملہ چھوڑنا بدعت ہے۔ چنانچہ مقررہ حد سے زائد لمبائی اگر غرور و تکبر کے طور پر ہوگی تو وہ حرام کثیر ہوگی ورنہ مکروہ اور خلاف سنت ہے۔ شملہ چھوڑنا فقہی اعتبار سے مستحب ہے جس کا تعلق سنت زائدہ سے ہے سنت ہدی سے نہیں۔ (مظاہر حق)

﴿شہد کی فضیلت﴾

ترجمہ۔	(حدیث ۶۳)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر مہینے میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لیا کرے تو وہ کسی بڑی مصیبت میں مبتلا نہیں ہوتا۔	فَالرَّسُولُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعَقَ الْعَصَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِیْ كُلِّ شَہْرِ لَمْ یُصِبْہُ عَظِیْمٌ اَمِّنَ الْبَلَاءِ۔ (مشکوٰۃ)

﴿تشریح﴾ اللہ تعالیٰ نے شہد کے اندر بہت سی برکتیں اور خصوصیتیں رکھ دی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ شہد پانی میں ملا کر نوش فرماتے تھے۔ حکیم جالینوس کہتے ہیں کہ بیمار یوں کیلئے شہد سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ طبیوں نے لکھا ہے کہ نہار منہ شہد کا استعمال بلغم کو دفع کرتا ہے۔ فضلات کو دور کرتا ہے۔ اور معدے کو صاف کرتا ہے۔ شانہ گردہ کی پتھری کو توڑتا ہے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ شہد کے ذریعے بڑی بڑی بیماریوں کو دفع فرماتے ہیں۔

آپ قائد اور خاتم النبیین ہیں ﴿﴾

(حدیث ۶۳)

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْعَرَبِ بِلَيْنٍ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشْفِعٍ وَلَا فَخْرَ. (مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے دن) میں تمام رسولوں اور نبیوں کا قائد ہوں گا۔ اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ اور میں خاتم النبیین ہوں یعنی نبوت مجھ پر ختم ہو گئی ہے۔ اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا اور سب سے پہلا شخص شفاعت کرنے والا میں ہوں گا۔ اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی۔ اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

﴿صحابہ اور تابعین کی فضیلت﴾

ترجمہ:- حضرت جابرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: اس مسلمان کو (دوزخ کی) آگ نہ چھوے گی جس نے مجھ کو بکھا ہو یا اس شخص کو دینا ہو جس نے مجھ کو بکھا۔

(حدیث ۶۵)
عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارَ مُسْلِمًا وَلَا نَبِيًّا وَلَا رَأِيًّا مِنْ رَأِيٍّ. (ترمذی)

﴿صحابہ کرامؓ کو برا کہنے والا ملعون ہے﴾

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو تم کہو اللہ کی لعنت ہو تمہاری شرارت پر۔

(حدیث ۶۶)
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَىٰ سُبْحَانَكُمْ. (ترمذی)

﴿صدیق اکبرؓ صحابہ کے سردار ہیں﴾

ترجمہ:- حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہم سب سے افضل ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ چہیتے ہیں۔

(حدیث ۶۷)
عَنْ عُمَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَبْدَأُ وَخَيْرُنَا وَأَجْنَأُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی)

﴿ حضرت عمر فاروقؓ کی فضیلت ﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی اور نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے۔</p>	<p>(حدیث ۲۸) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. (ترمذی)</p>
--	---

﴿ حضرت عثمانؓ آپ کے رفیق ہیں ﴾

<p>ترجمہ:- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرے رفیق جنت میں عثمانؓ ہیں۔</p>	<p>(حدیث ۲۹) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي بِعِيسَى فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ. (ترمذی)</p>
--	--

﴿ حضرت علیؓ کا دروازہ ہیں ﴾

<p>ترجمہ:- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اس گھر کا دروازہ ہیں۔</p>	<p>(حدیث ۷۰) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. (ترمذی)</p>
---	--

﴿اہل بیت کا دشمن آپ کا دشمن ہے﴾

(حدیث ۷۱)

عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا عَرَبٌ لَعَنَ حَارِبُهُمْ. (ترمذی)

ترجمہ:- حضرت زید بن ارقم راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کے حق میں فرمایا کہ جو کوئی ان سے لڑے میں اس سے لڑوں گا۔ اور جو کوئی ان سے مصالحت رکھے میں اس سے مصالحت رکھوں گا۔

﴿نشریح﴾ مطلب یہ ہے کہ جس نے ان حضرات سے محبت اور الفت رکھی تو اس نے آپؐ سے محبت اور الفت رکھی ہے۔ جس نے ان سے دشمنی رکھی تو گویا ان سے دشمنی اور عداوت رکھی۔

﴿صف کی درستی کا حکم﴾

(حدیث ۷۲)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ نَسْبَ تِلْكَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الْقِيَامَةِ. (بخاری)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی صفوں کو برابر رکھا کرو۔ کیونکہ صفوں کو برابر رکھنا نماز کی حیل میں سے ہے۔

﴿نشریح﴾ احادیث میں صفوں کو برابر کرنے کی اہمیت اور تاکید آئی ہوئی ہے۔ ایک روایت میں آپؐ نے کہا اے اللہ کے بندوں اپنی صفیں سیدھی کرو ورنہ اللہ تعالیٰ

تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔ لہذا جب جماعت کھڑی ہو تو ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو صف کے برابر کرے ایک دوسرے سے آگے پیچھے نہ کھڑا ہوتا چاہئے۔

﴿امام سے پہلے کرنے کی ممانعت﴾

<p>ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جو شخص (رکوع و سجدہ میں) اپنے سر کو امام سے پہلے اٹھائے یا جھکائے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔</p>	<p>(حدیث ۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسُهُ وَيُخَفِّضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ فَإِنَّمَا نَاصِبُهُ بِيَدِ الشَّيْطَانِ. (مشکوٰۃ)</p>
--	---

کتنی بڑی وعید ہے ان لوگوں کیلئے جو رکوع اور سجود میں سر اٹھانے اور جھکانے میں امام سے پہلے کرتے ہیں۔

﴿قبولیت دعا کا وقت﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور تکبیر کے درمیان دعا روئیں کی جاتی۔</p>	<p>(حدیث ۷۴) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الدُّعَاءَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْأَقَامَةِ. (ترمذی البزاز)</p>
--	--

نشیوع بہ حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت بہت ہی

بابرکت ہے اس وقت انسان اپنے رب کریم سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے یقیناً اللہ کی ذات اس دعا کو قبول فرمائے۔ دنیوی و آخری کامیابی اور بھلائی سے نوازے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہم اپنے پروردگار سے مانگنے کا سلیقہ اور طریقہ بھی تو آئے۔

﴿مسجد بنانے کا ثواب﴾

<p>ترجمہ:- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص خدا کیلئے مسجد بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں مکان بنا دیتا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۷۵) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِي مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مَنَازِلًا (ترمذی ابوداؤد)</p>
---	--

۱۔ تشوہح: اللہ میں اشلارہ و اخلاص کی طرف ہے کہ مسجد بنانے سے مقصود خوشنودی اور رضا ہے الکی ہو۔ نام نمود نہ ہو۔ اور مسجد: میں تخوین تقلیل کیلئے اور چنا: میں تعظیم کیلئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا کے رضا کیلئے چھوٹی مختصر سی ہی مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کیلئے عالی شان محل تیار فرما دیں گے۔ مسجدوں کی خدمت گزاری اور اس کی بناء تعمیر وغیرہ میں حصہ لینا ایمان کی ملامت اور نشانی ہے۔

﴿مسجد میں دو رکعتیں پڑھنا﴾

<p>ترجمہ:- حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔</p>	<p>(حدیث ۷۶)</p> <p>عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكُعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ (بخاری مسلم)</p>
--	--

﴿تشریح﴾ مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت نماز نہایت تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہے۔ حدیث میں میذا امر محمول علی الاستحباب ہے۔

﴿جماعت کی نماز کا ثواب﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز تمہارا نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے۔</p>	<p>(حدیث ۷۷)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَرْدِ بِسَبْعٍ وَعِشْرَيْنَ دَرَجَةً (بخاری مسلم)</p>
--	---

﴿تشریح﴾ جماعت سے نماز پڑھنا ست سو گدہ مرید واجب ہے۔ اور جماعت سے نماز پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب اور تاکید بھی ہے۔ ادائے کامل جماعت کی صورت میں نماز پڑھنے میں ہے۔ بلا وجہ تمہارا نماز پڑھنا ادائے قاصر ہے۔

﴿شُرک گناہ کبیرہ ہے﴾

(حدیث ۷۸)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرُ الْأَشْرَاطُ بِاللَّهِ وَعُقُوبَتُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينِ الْغَمُوسِ (بخاری)

ترجمہ:- جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا (۳) کسی آدمی کو قتل کر دینا (جس کا قتل کرنا شرعاً حلال نہ ہو) (۴) جھوٹی قسم کھانا۔

﴿تشریح﴾ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔ شرک گناہ کبیرہ میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہر کوتاہی ہستی، انحراف، قابل معافی ہو سکتی ہے مگر شرک کا جرم اور گناہ ہرگز قابل معافی نہیں ہوگا۔ جس کی سخت سے سخت سزا شرک کو پہنچتی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حتیٰ اور اہل شرک کے بارے میں یہ ہے۔

أَنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يَشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونِ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

ترجمہ:- بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس جرم کو نہیں بخشنے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے۔ ہاں اس کے سوا اور جس گناہ کو چاہے گا بخش دے گا۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کو مہلکات میں شمار فرمایا کہ اس سے بچنے کی تاکید کی ہے۔

آج کل کے معاشرے کا تو یہ حال ہے کہ کہیں دور سے کوئی رنگ برنگی خوشنما گنبد، اونچی قبر یا قبر پر چھنڈی گاڑی ہوئی دیکھ کر ان سے مشکلیں حل کرانے اور مشکلیں حل ہونے

اور مرادیں و آرزوئیں حاصل ہونے کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔ یہی تو شرک ہے اور اسی ہی کا نام شرک ہے۔ میرے خدائے بزرگ و برتری مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لائق اور سزاوار ہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو شرک اور بدعت کی جڑ و شہم سے بچائے۔

﴿دنیا قید خانہ ہے﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کیلئے جنت ہے۔</p>	<p>(حدیث ۷۹) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنٌ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ الْكَافِرِ (مسلم)</p>
---	--

۴ تشریح ۶ مومن کیلئے قید خانہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح قید خانہ میں صعوبتیں، مصائب اور تکالیف برداشت کی جاتی ہیں۔ تو دنیا بھی مومن کیلئے ایک قسم کا قید خانہ ہے۔ جہاں اس کو مصائب اور شدائد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح نفس کی آزادی کو ختم کرنا ہوتا ہے۔ زندگی بھر عبادت، ریاضت کی مشقت برداشت کرنا ہوتا ہے۔ غرضیکہ وہ احکام خداوندی کا پابند ہو کر رہتا ہے۔

بعض حضرات نے حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے۔ کہ مومن کو آخرت میں جو بارگاہ خداوندی سے اجرد و انعام ملے گا اور جن نعمتوں و راحتوں سے نوازا جائے گا ان کی بہ نسبت یہ دنیا اس کے حق میں گویا قید خانہ ہے۔ شرک اور کافر کو آخرت میں جس دردناک اور سخت ترین عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس کے مقابلہ میں یہ دنیا

اس کیلئے گویا بت ہے۔

﴿تصویر کی شرعی حیثیت﴾

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں

ہوتے جس میں تصویر ہو اور نہ اس گھر

میں داخل ہوتے ہیں جس میں کتا ہو۔

(حدیث ۸۰)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ

وَلَا تَصَاوِيرٌ (مشکوٰۃ)

﴿تشریح﴾ تصویر سے مراد جاندار کی تصویریں ہیں۔ حکارہ، کھیت، موسیٰوں وغیرہ کی

حفاظت کیلئے کتا رکھنے کی اجازت ہے وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ جاندار چیزوں کی

تصویر کشی اسلام میں حرام ہے۔ اس سے وہ غیر جاندار چیزیں جن کی پوجا کی جاتی ہے

﴿ منافق کی نشانیاں ﴾

(حدیث ۸۱)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَةُ الْمَنَافِقِ كَلَامٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَأَنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ خَفَّتْ وَرَأَتْ قُتُوبَ كَلْبٍ

(بخاری مسلم)

ترجمہ:-
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ اس کے بعد مسلم نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا کہ جو وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور صلاہن جوئے کا دعویٰ کرے۔ اس کے بعد بخاری و مسلم دونوں نے یہ اضافہ کیا ہے۔

کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو اس کا خلاف کرے اور جب اس کے پاس لمانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

﴿ تفسیر مع ۶ نفاق کی دو قسمیں ہیں (۱) اعتقادی (۲) عملی نفاق اعتقادی کہتے ہیں۔ آدمی کفر سے ملوث ہو اور ظاہر اسلام کو کرے۔ یہ اسلام کا بدترین دشمن ہے اور کافر مجاہد سے زیادہ مضر اور نقصان دہ ہے۔ نفاق عملی کہتے ہیں کہ اس میں وہ علامات پائے جائیں جو اس حدیث میں مذکور ہیں یا ظاہر اطاعت و ہول میں غلط قسم کی باتیں پوشیدہ ہوں یہ بیہ محصیت کے فاسق مسلمان کہلائے گا۔

سوال: بعض بچے اور چھٹس مسلمانوں میں بھی یہ علامات اور نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

جواب اول: یہاں نفاق سے مراد نفاق عملی ہے نہ کہ اعتقادی۔

جواب دوم: المنافق میں الف لام عہدی ہے اس سے مراد وہ منافقین ہیں جو حضور علیہ

السلام کے زمانے میں موجود تھے جن کے خناق کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی ہوتا تھا۔ اور آپ ان کے اوصاف صحابہ کرام کو بتاتے تھے۔

جواب سوم: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ علامات اور نشانیاں اس میں پختہ اور آخ ہو چکی ہیں جیسا کہ لفظ اذا کا تکرار اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اگر کبھی کبھی ان کا صدور ہو تو یہ عراونگیں۔

سوال: اس حدیث میں تین چیزوں کا ذکر ہے اور دوسری حدیث میں چار چیزوں کا تو ان دونوں حدیثوں میں تطبیق کی کیا صورت ہے۔

جواب اول: مقصود تعداد بیان کرنی نہیں ہے بلکہ بسا اوقات ایک ہی چیز کیلئے مختلف علامات ہوتی ہیں جن میں بعض کو ایک دفعہ اور بعض کو دوسری دفعہ ذکر کیا جاتا ہے۔

جواب دوم: نزول وحی پہلے تین کیساتھ ہوا ہوگا پھر چار کیساتھ۔

جواب سوم: اس وقت آپ کے سامنے طالعہ وہی ہو گئے جن میں یہ تین چیزیں ہوگی۔ تو ان پر تعریض کر دی ہوگی۔

جواب چہارم: ٹکٹ سے مقصود صبر نہیں کیونکہ بعض روایات میں من علامات النفاق کا لفظ آیا ہے۔ جس سے مقصود بھیض ہے یعنی ویسے تو علامات بہت ہیں لیکن ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

جواب پنجم: دوسری حدیث میں خصال کا ذکر ہے اور ایک شئی فصلت ہونے سے اس کا علامت ہونا لازم نہیں آتا یہ جواب حافظہ لکن حجر عسقلانی نے ذکر کیا ہے۔

عصیت پر وعید

(حلیث ۸۲)

ترجمہ۔

حضرت جبر بن مطعم کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ
فحش ہم میں سے نہیں ہے جو لوگوں کو
عصیت کی دعوت دے نہ وہ فحش ہم
میں سے ہے جو عصیت کے پیالے
اسی طرح وہ فحش بھی ہم میں سے نہیں
ہے جو عصیت کی حالت میں مر جائے۔

عَنْ جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصِيَّةٍ
وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ فَكَّلَ عَصِيَّةً وَلَيْسَ
مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصِيَّةٍ.

(ابوداؤد)

﴿تشریح﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصیت یہ ہے کہ تم ظلم پر اپنی قوم
و برادری کی حمایت کرو۔ تو مظلوم ہوا کہ حق کے معاملہ میں اپنی قوم و برادری کی حمایت کی
جائے تو یہ اچھی چیز ہے۔ کیونکہ ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں
بہترین فحش وہ ہے جو اپنی قوم و برادری کے لوگوں کے ظلم و زیادتی کا دفعیہ کرے یعنی
اگر قوم برادری مظلوم ہے تو ان کی حمایت اور مدد کی جائے۔

﴿ غصہ سے بچنے کی تاکید ﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے آپؐ نے فرمایا غصہ مت کرو۔ اس شخص نے یہ بات کلی مرتبہ کی اور آپؐ نے ہر مرتبہ کی فرمایا کہ غصہ مت کرو۔

(حدیث ۸۳)
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّ ذَلِكَ مَرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ. (بخاری)

﴿ تشریح ﴾ غصہ ایک بری چیز ہے۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو خراب کر دیتا ہے جس طرح اہل شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ یعنی کمال ایمان یا نور ایمان میں رخنہ ڈال دیتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں آپؐ کا ارشاد ہے جو شخص اپنے غصے پر کنٹرول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے عذاب سے بچائے گا۔

﴿ ظالم کی مدد کرنا جائز نہیں ﴾

ترجمہ: حضرت اوس بن شریحیلؓ راوی ہیں کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی ظالم کی تائید کیلئے اس کے ساتھ چلے اور وہ یہ جانتا ہو کہ وہ ایک ظالم انسان ہے تو وہ شخص اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

(حدیث ۸۴)
عَنْ أَوْسِ بْنِ شَرِيحِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ فَيَقْوَاهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ. (مشکوٰۃ)

﴿تشریح﴾ وہ افراد اپنی ایمان پر قدم کریں جو ہر میدان خصوصاً سیاسی میدان میں عالم فکروں، عالم نوادیں اور سرداروں کی حمایت اور تائید و دہش دینے کی صورت میں کیا کرتے ہیں۔ قومیت کی بنیادوں پر یا حکم و ذر کی لالچ میں آ کر۔ حدیث میں اس بارے میں کتنی بڑی وعید اور تحریص ہے ہر انسان کا فرض ہے کہ سب سے پہلے اپنی ایمان و جانے کی فکر کرے۔

﴿کون سے لوگ شفاعت کریں گے﴾

<p>ترجمہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن تین طرح کے لوگ شفاعت کریں گے۔ پہلے انبیاء پھر علماء اور پھر شہداء۔</p>	<p>(حلیت ۸۵) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ (بخاری)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ شفاعت اور ایک لوگ بھی کریں گے ان تین طبقہ کی تخصیص بر بناء فضیلت اور ان کی بزرگی کی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم باعمل اگر وہ کا درجہ شہداء کے گروہ سے بڑھ کر اور افضل ہے علماء باعمل کے افضل ہوئے پر اس حدیث کو بھی دلیل ٹھہرائی گئی ہے جس میں ہے کہ قیامت کے دن علماء کی سیاسی اور شہداء کے خون کو قولا جانے کا تو شہداء کے خون پر علماء کی سیاسی (رودشائی) ہماری پڑ جائے گی۔

﴿حیاء ایمان کا حصہ ہے﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیاء ایمان کا جز ہے اور ایمان (مومن) جنس میں جائے گا۔ اور بے حیائی بدی کا جز ہے اور بددورخ میں جائے گا۔</p>	<p>(حدیث ۸۶) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْحَيَةِ وَالْبَدَاءِ فَمَنْ السَّخَاءُ وَالْحَفَاءُ فَبِئْسَ النَّاسُ (بخاری)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ حیاء ہی تمام برے کاموں سے دور رہنا ایمان کا ایک حصہ اور جز ہے۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیاء کی تعریف کی ہے۔ فرمایا ہر دین اور مذہب میں ایک فتن ہے اور اسلام کا وہ فتن حیاء ہے مگر بعض چیزوں میں حیاء کرنا شرعاً ممنوع ہے جیسے امر بالمعروف نہی عن المنکر، عظیم و قدریں، حق کہنا، حق ادا کرنا، حق کو اپنی دینا وغیرہ۔

﴿روزانہ کنگھی کی ممانعت﴾

<p>ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ ایک روزانہ کر کے کنگھی کی جائے۔</p>	<p>(حدیث ۸۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ يَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غُيَا (ترمذی)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ روزانہ کبھی نہ کبھی جائے۔ یہ ممانعت سر کے پالوں اور داڑھی دونوں کو شامل ہے۔ باقی یہ ممانعت صرف مردوں کیلئے ہے کیونکہ عورتوں کیلئے رشت اور آرائش کوئی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ یہ ممانعت ہی تنزیہی ہے۔

﴿جھوٹ بولنے کی نحوست﴾

<p>ترجمہ:</p> <p>آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ جھوٹ بولے تو اس کی بدبوکی وجہ سے فرشتے اس سے میل بھر دور چلے جاتے ہیں۔</p>	<p>(حدیث ۸۸)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِثْلَ مَنْ تَفَنَّى مَا جَاءَ بِهِ.</p> <p>(ترمذی)</p>
--	---

﴿تشریح﴾ جھوٹ اتنی خراب چیز ہے کہ فرشتے بھی اس کی بدبو سے بھاگ کر بے ہوشے ہیں یہاں فرشتوں سے مراد حقیقی فرشتے ہیں جو انسان کی حفاظت کیلئے مامور ہیں۔

﴿آپ کو بیٹھی چیز پسند تھی﴾

<p>ترجمہ:</p> <p>حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی چیز اور شہد کو بہت پسند فرماتے تھے۔</p>	<p>(حدیث ۸۹)</p> <p>عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْخُلُوءَ وَالْعَسَلَ.</p> <p>(بخاری)</p>
--	---

﴿ کھانا کھانے کی فضیلت ﴾

<p>ترجمہ :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کھانا کھلایا جاتا ہے وہاں خیراتی چیزی سے چھٹی ہے، خیراتی سے چھٹی ہے، خیراتی سے چھٹی ہے، خیراتی سے چھٹی ہے۔ بھی اونٹ کے کوہان کی طرف نہیں پھینکتی۔</p>	<p>(حدیث ۹۰) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشَّعْوَةِ إِلَى سَائِمِ الْبَعِيرِ (بخاری)</p>
--	---

تفسیر :- مطلب یہ ہے کہ جس گھر میں مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے اس گھر میں اللہ تعالیٰ فرمواہی اور برکت بھلائی نازل فرماتے ہیں۔
 اونٹ کے گوشت میں سے اس کے کوہان کا گوشت سب سے زیادہ لذیذ ہوا کرتا ہے اس لئے سب سے پہلے کوہان کے گوشت کو کھانا جاتا ہے۔

﴿ بل کر کھانے میں برکت ہے ﴾

<p>ترجمہ :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بل کر کھاؤ، الگ الگ مت کھاؤ، کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے۔</p>	<p>(حدیث ۹۱) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبُرْكَهَ مَعَ الْجَمَاعَةِ (ابن ماجہ)</p>
--	---

﴿دنیا نبی کریم کی نگاہ میں﴾

(حدیث ۹۲)

ترجمہ:-

نَبِيَّ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ اِلَّا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَّلْعُونٌ مَا فِيهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَكَسَاوُاْ اِلَآهَ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا دیکھو دنیا ملعون ہے اور جو چیز دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے۔ البتہ ذکر اللہ، خدا کی پسندیدہ چیزیں عالم اور طالب (یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قدر ہیں)

تو تشریح یہ لفظ دنیا یہ دو سے ماخوذ ہے یا نفاق سے اگر دو سے ہو تو معنی قربت ہوگا۔ دنیا کو دنیا بھی اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ زوال کے قریب ہے یا آخرت کے قریب ہے اگر نفاق سے ماخوذ ہو تو معنی حسرت کا ہوگا اور دنیا بھی ایک خسیس چیز ہے۔

دنیا کے صدیق میں تین قول ہیں۔ (۱) مجموع عالم متناہی کا نام دیا ہے۔ (۲) جو مدرک بالکس ہے وہ دنیا ہے اور جو مدرک بالفصل ہے وہ آخرت ہے (۳) سچ یہ ہے کہ جو چیز خدا ہے غافل کر دے وہ دنیا ہے چنانچہ جس کے پاس مال دولت نہیں لیکن مال کی خواہش اور حرص میں مبتلا ہے تو ایسا شخص مالدار ہے اور جس کے پاس مال دولت کی فراوانی اور کثرت ہے مگر مال و دولت کی خواہش اور حرص نہیں رکھتا بلکہ کثرت مال کے باوجود احکام شریعت اور تعلیمات نبوی کے مطابق زندگی بسر ہو رہی ہے تو ایسا شخص دیندار ہے۔

حدیث میں جس دنیا کو ملعون قرار دیا گیا وہ دنیا ہے جو یادِ الہی سے غافل کر دے دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر امت کیلئے فتنہ اور آزمائش ہے چنانچہ میری امت کیلئے جو چیز فتنہ اور آزمائش ہے وہ مال و دولت ہے تو اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کے لوگوں کو کثرتِ مال و زر و دیگر یہ امتحان لینا چاہتا ہے کہ صراطِ مستقیم پر رہتے ہیں یا کثرتِ مال کی وجہ سے غرور میں آ کر صراطِ مستقیم کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

﴿دو بہترین نعمتیں﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دو نعمتیں ہیں کہ ان کے معاملہ میں بہت سے لوگ فریب اور دھوکہ کھاتے ہوئے ہیں تندرستی اور فراغت ہیں۔</p>	<p>(حدیث ۹۳) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَقْبُولَتُهُمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ (بخاری)</p>
---	---

﴿نشو و بسج﴾ صحت تندرستی اور فراغت اوقات نعمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو یہ نعمتیں عطا کی تو وہ صحت اور فراغت کو نعمت شمار کر کے اللہ کی عبادت و ذکر اور یادِ الہی میں ہر وقت مصروف رہے اور ہر جسم کی بھلائی اور نیکی میں کوشاں رہے۔ وقت کو ضائع کرنے سے پرہیز کرے۔

﴿مال آزمائش ہے﴾

<p>ترجمہ:- حضرت کعب بن عیاضؓ راوی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امت کیلئے فتنہ اور آزمائش ہے اور میری امت کیلئے فتنہ اور آزمائش مال و دولت ہے۔</p>	<p>(حدیث ۹۴) عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَلِفِتْنَةِ أُمَّتِي الْعَالُ. (بخاری)</p>
--	---

﴿تشریح﴾: خلاصہ حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو مال و دولت دے کر امتحان لیتا چاہتا ہے۔ کہ دولت کی فراوانی اور کثرت کے باوجود وہ راہ مستقیم پر چل کر زندگی بسر کر سکے یا مال و دولت کی نشہ میں آ کر حدود الہی کو پامال کر گزرے گا۔

﴿ضرورت سے زیادہ تعمیر و وعید﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندہ کے مال و دولت میں برکت عطا نہیں ہوتی تو وہ اس مال کو پانی اور مٹی میں ملا دیتا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۹۵) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَسَارِكْ لِلْعَبْدِ فِي مَالِهِ جَعَلَهُ فِي الْمَاءِ وَالْطِينِ. (مشکوٰۃ)</p>
---	---

﴿تشریح﴾: رہائش کیلئے مکان بعد ضرورت بنانے کی اجازت ہے۔ ضرورت سے زائد محض آزمائش اور زینت و نام کیلئے بلکہ یہ بلکہ مانا شرعاً قبیح اور درست نہیں اس لئے

کہ اسراف اور فضول خرچی میں داخل ہے۔ حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ امور خیر نیکی اور بھلائی میں مال خرچ کرنے کی توفیق نہیں دیتے ہیں۔ بلکہ اس کا مال دولت ضرورت سے زائد عمارتیں بنانے اور ان کی زیب و زینت میں خرچ ہوتا ہے۔

﴿ قناعت کی فضیلت ﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تھوڑے سے رزق پر اللہ سے راضی ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے تھوڑے سے عمل پر راضی ہو جاتا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۹۶) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ بِالْيسِيرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ. (بخاری)</p>
---	---

﴿ تشریح ﴾ مطلب یہ ہے کہ تھوڑے رزق پر قناعت سے کام لیکر اپنی ضروریات کو پوری کرنے پر اکتفا کرتا ہے اور اس تھوڑی سے دولت پر شکر خداوندی بجالاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی عبادات اور طاعات کے تھوڑے سے عمل پر بھی راضی اور خوش ہو جاتا ہے۔

﴿ خدا کے نزدیک پسندیدہ مسلمان ﴾

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مسلمان کو دوست رکھتا ہے جو مفلس، پارسا اور میالدار ہو۔

(حدیث ۹۷)
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ
الْمُتَعَفِّفَ أَبَا الْعَيْيَالِ. (ابن ماجہ)

﴿تشریح﴾ خلاصہ یہ کہ ایک مسلمان نہایت مفلس اور مسکین ہے۔ اپنے اہل و عیال کی معاشی ضروریات محنت مزدوری اور حلال ذرائع آمدنی کے ذریعہ پورا کرتا ہے۔ لوگوں کے سامنے دست سوال (بھیک) دراز کرنے سے بچتا رہتا ہے۔ یہ حقیقت کامل مسلمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ ہے۔

﴿اعتبار خاتمہ کا ہے﴾

ترجمہ: جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر بندہ کو اسی حال پر اٹھائے جائے گا۔ جس حال پر وہ مرا ہے۔

(حدیث ۹۸)
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخْرَجُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ.
(مسلم)

﴿تشریح﴾ اگر ایمان کی حالت میں موت آئی تو ایمان کی حالت میں اٹھے گا۔ اگر کفر و شرک کی حالت میں مرا تو کفر و شرک کی حالت میں اٹھے گا اگر عبادت و ذکر طاعت الٰہی حلاوت قرآن وغیرہ کی حالت میں موت آئی تو انہیں حالات میں اٹھے گا۔ اگر معاصیت، زنا، شراب، دیگر گناہوں کی حالت میں موت آئی تو انہیں حالات میں اٹھے گا۔

﴿ نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت ﴾

(حدیث ۹۹)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُّ
النَّصْرِ الْحَيُّ قَلْبُكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ
إِلَى رَبِّكُمْ وَمُكَفَّرَةٌ لِكُلِّ سَيِّئَةٍ وَ
مُنْهَاهُ عَنِ الْإِسْمِ (ترمذی)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نماز تہجد کو ضروری جانو۔ کیونکہ یہ
طریقہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا ہے۔ اور
نماز تہجد تمہارے لئے رب العزت کی
قرب نزدیکی اور گناہوں کے دور ہونے کا
سبب ہے اور گناہوں سے روکنے
والا ہے۔

﴿ تشریح ﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو تاکید اور تنبیہ فرما رہے ہیں کہ پچھلے
زمانے کے انبیاء کرام اور اولیاء کا یہ طریقہ ہے لہذا تم بھی نماز تہجد کو پڑھنے کی اہتمام
کریں۔ تاکہ بزرگ ہستیوں اور صلحاء کی جماعت اور زمرہ میں آپ کا شمار ہو۔ ایک
روایت میں آپ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے سب سے زیادہ قریب آخری
شب میں ہوتا ہے۔ لہذا تم بھی اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے و شنن ہو سکتے ہو تو
ضرور ہو۔ ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی
طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ ایک وہ شخص جو رات میں نماز تہجد پڑھنے کیلئے
کھڑا ہوتا ہے دوسرا وہ لوگ جو نماز پڑھنے کیلئے اپنی منوں کو درست کرتے ہیں۔
تیسرے وہ لوگ جو دشمنوں سے لڑنے کیلئے (جہاد کے وقت) صف بندی کرتے ہیں۔
ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ کس وقت کی

دعا بہت زیادہ قبول ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا آخری تہائی رات میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

نیز آپ نے فرمایا آخری تہائی رات کے وقت ہمارے رب تعالیٰ کی رحمت آسمان دنیا پر نازل ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اسے قبولیت بخشوں۔ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے اور میں اسے بخشوں۔ اور کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کا سوال پورا کروں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعت تہجد پڑھی ہیں اور تین وتر اس لئے فقہاء احناف نے آٹھ رکعت پر مواعیت کو مستحب فرمایا ہے اور اگر گنجائش نہ ہو تو دو یا چار رکعت پڑھنا بھی کافی ہیں۔ نماز تہجد کا افضل وقت اخیر شب ہے۔ عشاء کے بعد جو نوافل پڑھے وہ بھی تہجد میں داخل ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اخیر شب میں اپنے رب غفور کے سامنے کھڑے ہو کر عبادت کی توفیق دے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

احقر غلام غوث آربانوی دیوبندی



فاقہ تنگدستی اور بیماری کے اسباب

مہمان کو حقارت سے دیکھنا • قرآن کو بے وضو ہاتھ لگانا • بغیر اسم اللہ کے کھانا
کھڑے ہو کر کھانا • جوتے پہن کر کھانا • بغیر ہاتھ دھوئے کھانا
نیگے سر کھانا • کھانے کے برتن کو صاف نہ کرنا • مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا
نماز قضا کرنا • بزرگوں کے آگے چلنا • دروازے پر بیٹھنے کی عادت
نامحرم عورتوں کو دیکھنا • اولاد کو گالی دینا • جھوٹ بولنا
صبح کے وقت سونا • مغرب کے بعد سونا • شکستہ کنگھا استعمال کرنا
نیگے سر بیت الخلا میں جانا • بیت الخلا میں باتیں کرنا • بیت الخلا میں تھوکرنا
اہل و عیال سے لڑتے رہنا • نہانے کی جگہ پیشاب کرنا • کھڑے ہو کر نہانا
فقیر کو جھڑکنا • حوض غسل والی جگہ پیشاب کرنا • گانے بجانے میں دل لگانا

ماخوذ: "از نسکون قلب" حضرت تھانویؒ